VERBATIM REPORT

SESSION THREE

Saturday, February 21, 2009

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Qura'an
2. Calling Attention Notices
3. Resolutions
4. Motion

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margalla Hotel, Islamabad, at thirty minutes past ten with Madam Deputy Speaker (Kashmala Khan Durrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ. إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلۡأَبۡتَرُ.

ترجمہ۔ بے شک ہم نے آپ کو کوثر دی۔ پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجیئے۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔

(سورۃ الکوثر)

Madam Deputy Speaker: The first item on the agenda today is a calling attention notice by Mr. Zahid-ullah Wazir, Mr. Sher Afghan Malik and Mr. Mohsin Saeed.

Mr. Zahid-ullah Wazir: We the House condemn the gruesome bombing in D.I. Khan led to the loss of precious lives and request the Government to investigate not only this particular incident but take urgent and effective steps to reverse the rising tide of extremism and sectarianism.

Madam, it was very gruesome suicide bombing on a funeral rite, they were trying to burry a person and the suicidal killed 35 people and injuring another 157 most of which are in critical condition and later there were subsequence sectarian riots which took lives of two more young people. Madam, it is very shocking that the life is very precious and every life is precious, we intend to ask is to why precautionary steps were not taken to prevent such gruesome suicide bombing. If steps were not taken then let investigate it thoroughly so that the other suicide bombers should be prevented and there is peace and harmony in the country. So, extremism is there but there is also sectarianism in D.I Khan that is there was a lot of spat sectarianism in D.I Khan and also in Kuram Agency which took hundred of lives. So, there should be an end to this extremism and also

sectarianism and sectarianism should be prioritized, there should be a proper mechanism, a proper investigation to all the sectarian killing so there is as we have population of 15 to 20% of Shiites. So, we have to take them along and they are contributing to the peace and progress of the country and we have to give them a conduce environment to live in and we also intend to ask that there are reports that Saudi Arabia is financing and funding Sunnis and Iran is trying to finance Shiites. We request the Government to take appropriate step to prevent Pakistan from the coming proxy state for sectarianism in which other states are trying to disturb the peace and tranquility of our nation. Thank you Madam Speaker.

Madam Speaker: Thank you. Honourable Farukh Jadoon.

جناب فرخ جدون: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ زاہد بھائی نے اس پر بہت اچھی بات کی ہے، میرے خیال سے میرا اس پر بولنے کا کوئی خاص material نہیں رہ گیا۔ مصطفے زیدی کا مجھے ایک شعر یاد آ رہا ہے۔

میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر ہی پہنے ہوئے ہے دستانے

کل جنازے کے اندر جو لوگ مر گئے ہیں، ان بےچاروں کو یہ بھی پتا نہیں ہو گا کہ وہ کس قصور میں مارے گئے۔ شیعہ، سنی جو فسادات ہیں اور جو شیعہ سنی آپس میں علماء ہیں، وہ ایک دوسرے کو گالیاں نکال کر یا کچھ اس طرح کی بات کرکے عوام کو آپس میں لڑا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے عوام کی تعلیم اس level کی ہے کہ اس کو اسی وقت اپنا لیتی ہے اور وہ جو بھی ہے اس کی رو میں بہتی چلی جاتی ہے۔ اسی کے ساتھ میں اس کو end up کرنا چاہوں گا کہ recently عالم زیب خان کی killing ہوئی ہے جو NWFP-01 کے MPA تھے ۔ ہم ان کے لیے بھی دعا مغفرت کریں کہ انہوں نے بھی اسی extremism اور sectarianism کے آڑ میں اپنی جان گنوا دی ہے۔ بہت شکریہ جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Usman Ali.

جناب عثمان علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، کل جو یہ واقعہ پیش آیا ہے، اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور یہ ایک بڑا بذدلانہ فعل ہے۔ اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ اس sectarianism کو فروغ کس طرح ملا اور اب ہمیں کیا کرنا چاہیے ۔ میں Green Party کو بالخصوص یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ جو Islamization of society کی بات کرتے ہیں، یہ اسی کے consequences ہیں کہ جو آج sectarianism فروغ پا رہا ہے۔ ہم اگر secular ملک چاہتے ہیں اور ہم اگر secular معاشرہ چاہتے ہیں تو ہم اس میں ہر ایک بندے کو یہ حق

دیتے ہیں کہ وہ یہ claim کر سکے کہ وہ society میں equal رہ سکتا ہے۔ آج اگر سنی شیعہ سنی کو مارتا ہے یہ شیعہ سنی کو مارتا ہے تو وہ اپنے اس حق کو منوانا چاہتا ہے کہ وہ ایک اسلامی معاشرے کے تحت دوسروں کو ختم کرنا چاہتا ہے اور وہ دوسروں کو غیر اسلامی سمجھتا ہے اور یہ اس لیے ہے۔ لہذا، ہمیں اب پاکستان ایک Islamic State ہے جب ضیاء نے Islamization کا promise توڑا، اس نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ sectarianism کو فروغ دے گا، مگر یہ sectarianism خوامخواہ بڑھتی جاتی ہے جب ہم Islamization of society کرتے ہیں۔ لہذا، ہم نے اب معاشرے کو مذہب کے نام تباہی کی طرف نہیں لے جانا اور ہم نے secularism کو فروغ دینا ہے ۔ ہم آج اگر secularism کو promote کریں تو شاید اگلے 5, 10 سالوں میں sectarianism کو ختم کر سکیں۔ اس کا کوئی فی الفور حل نہیں ہے ، مگر ہمیں یہ step لینا ہو گا۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب فرخ جدون: میڈم point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرخ صاحب۔

جناب فرخ جدون: میڈم سپیکر، بہت شکریہ میرے محترم عثمان بھائی نے بات کی کہ ہم Islamization of society بات کرتے ہیں۔ میں ذرا سمجھانا چاہوں گا کہ Islamization of society سے ہماری مراد کیا ہے، ہم ان پانچ اداروں کو writ بحال کرنا چاہوں گا جو society کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے family اس کے بعد religion ہے اس کے بعد economics ہے اور اس کے بعد politics ہے، اس کے بعد science and technology ہے۔ ہم ان پانچوں اداروں کی بحالی کی بات کرتے ہیں کہ ہم اس میں صرف یہ نہیں کہتے کہ آپ بندے کو ایکturban پہنا کے دیو بندی یا بریلوی school of thought میں بھیج دیں یا وہ شیعہ سنی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دے۔ جب معاشرے کا ادارہ اپنا کردار ادا کرے گا تو وہ اصل Islamization ہے۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Miss Gul Bano

Ms. Gul Bano: Thank you respected Speaker.

کل جو واقعہ ہوا ہے ، condemn کا word بہت ہی چھوٹا ہو گا کیونکہ جو قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں، وہ condemn کرنے سے واپس نہیں آ سکتیں۔ ابھی تک ڈیرہ اسمعیل خان میں 13 blast ہوچکے ہیں جن میں 107 لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ ہم اس Parliament کےذریعے اس تشدد پسند کارروائی کو condemn کرتے ہیں اور یہ message convey کرنا چاہتے ہیں کہ ہم extremism کے خلاف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ Government کی طرف سے بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ جب ملک کے حالات شدت پسندی کی وجہ سے خطرناک سمت میں بڑھتے جا رہے ہیں تو education جیسے department کی

طرف زیادہ زیادہ سے توجہ دی جائے تاکہ لوگوں میں awareness پیدا ہو ۔ ہم مدارس کے خلاف نہیں ہیں، ہم مدارس کے لیے ہی بات کرتے ہیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ مدارس کو بھی register کیا جائے تاکہ یہ پتا چل سکے کہ کس مدارس میں کون سا curriculum یا syllabus لگایا گیا ہے۔ میں ساتھ ہی یہ request کروں گی کہ جو لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کے لیے اگر فاتحہ خوانی ہو جائے۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Umai : Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی عمیر صاحب۔

جناب عمیر: میڈم ابھی میرے فاضل دوست عثمان علی نے کہا ہے کہ Islamization leads to sectarian violence.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب، اس پر بات ہو گئی ہے، please تشریف رکھیں۔ Honourable Samir Butt.

جناب ثمیر انور بٹ: قابل احترام میڈم، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ Government اس چیز کو strongly condemn کرتی ہے ، ہمیں اس سے صرف اتنا محسوس کرنا چاہیے کہ ہمیں اپنی توجہ terrorism dynamics کی طرف لانی چاہیے۔ اب یہ جو واقعہ ہوا ہے ، اس سے ہمیں یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ جو terrorism کی boundaries ہیں، وہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور آگے چلی جا رہی ہیں تو ہمیں ہی کوئی ایسی strategy بنانی پڑے گی کہ اس کو فوری طور ختم کیا جائے ۔ میں اس پر زیادہ گفتگو نہیں کروں گا کیونکہ اگلا resolution بہت pertinent اور بہت relevant ہے اور ہم اس کے اس کو بھی discuss کریں۔ اس کو tackle کرنے کے لیے ایک resolution بھی لائیں گے تو basically یہی Government میں جائیں گی۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Essam Rehmani.

جناب ایصام رحمانی: شکریہ قابل احترام سپیکر۔ ہم سب سے پہلے بہت زیادہ جو attacks ہوئے ہیں، ان کو condemn کرتے ہیں، اب جو ہو گیا ہے، اس کا بہت افسوس ہے۔ ان چیزوں کے لیے آگے کیا کرنا چاہیے۔ بھائی نے آرام سے secularism کو promote کرنے کی بات کر دی ہے تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ chater-2 principles of law پاکستان کا جو ہے، وہ یہ ہےکہ no law will be made that is not enlightened by he Islamic rules and regulations تو اس چیز کا ذرا احساس رہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کے جو victims ہیں، ان کو سب سے پہلے حکومت کی طرف سے compensations provide کرنی چاہئیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے بعد ہم اگر ان کے لیے فاتحہ خوانی کر لیں۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Hamid Hussain.

جناب محمد حامد حسین: شکریہ میڈم سپیکر - secularism پر تھوڑی سی بات چلی ہے تو میں یہاں پر بتا دوں جو secularization کی جو بات ہوتی ہے، وہ ان societies میں ہوتی ہے جہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ آتے ہیں جیساکہ India ہے یا America ہے ۔ پاکستان میں تو یہ issue بھی نہیں ہے کہ یہاں مسلمان، ہندو اور عیسائی کا جھگڑا ہے۔ یہاں پر وہ issue نہیں ہے، یہاں پر مسلمان آپس میں لڑ پڑے ہیں جس وجہ بےصبری یا ہم جس کو tolerance کا نہ ہونا ہے تو ہمیں وہ promote کرنا چاہیے نہ کہ secularism کو promote کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جنابہ سپیکر صاحبہ، جو یہ killing ہوئی ہے، اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو پچھلے جتنے bombs blast ہوئے ہیں اور جتنی gruesome killings ہوئی ہیں، ان کے لیے کیا کیا گیا ہے۔ ان کی findings کو Parliament میں لایا جائے اور اس پر بحث کی جائے کہ ان کو draft کیا کہ ان میں کیا چیزیں common تھیں اور اس کے کہاں کہاں ڈانڈے کہاں سے ملتے ہیں۔ اس حوالے سے ایک Parliamentary commission بنانے کی ضرورت ہے جس میں جتنے سارے bombs blast ہوئے ہیں جس میں 137 bombs blast ہیں اور یہ 2008 میں ہوئے ہیں۔ یہ کسی economy کو hit کرنے کے لیے بہت بڑی figure ہے ، کسی society کو freeze کرنے کے لیے بہت بڑی figure ہو تو اس حوالے میں چاہوں گا کہ ایک commission بنایا جائے اور اس پر سیر حاصل بحث کی جائے تاکہ اس کی findings میں آگے بڑھ سکیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Sher Afgan.

جناب شیر افگن ملک: Thank you honourable Chair . میں اس میں basically sum up کرنا چاہوں گا جو recommendations دی گئی ہیں۔ ہمیں پہلے تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ جن لوگوں کے relatives وغیرہ کا اس bombing میں loss ہوا ہے، ان کے لیے حکومت کو چاہیے کہ کسی قسم کی compensation دی جائے۔ اس کے علاوہ ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ اس میں context دیکھنا پڑے گا کہ اب peace deal کی بات ہو رہی ہے اور اس context میں یہ bombs blast ہونا، دوبارہ کوشش تو نہیں کی جا رہی کہ چیزوں کو inflame کیا جائے اور اس region کو کیا جائے اور دوبارہ extremism and terrorism کی ایک فضا بنائی جائے۔ Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Umair sahib, somebody had a point of order actually. Are you sitting on your own seat?

Umair Zafar Malik: Madam, would you not let me speak from here also?

Madam Deputy Speaker: Do you know the rules of the Parliament, you cannot speak, if you are not on your seat, if you could kindly please get bock to your seat then speak.

Umair Zafar Malik:: Madam, there are two points….

Madam Deputy Speaker: I am saying go back to you seat then speak.

Mr. Umair Zafar Malik:: I would not rather more speak. Thank you.

Madam Deputy Speaker: But you have to go back to your seat actually.

(Thumping of desks)

Madam Deputy Speaker: Anyone of you who further wants to talk about it.

Mr. Usman Ali: Madam, I would like to clear two points.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی عثمان صاحب۔

جناب عثمان: میڈم یہ حامد نے بات کی کہ secularism ادھر لگایا جاتا ہے، جہاں پر hydrogenous society تو پاکستان میں کوئی homogenous society نہیں ہے، اتنے سارے فرقے ہیں، اتنے سارے sectors اور یہ sectarians violence اسی کی consequence ہے۔ یہ جو Islamization of society کی بات کی ہے، یہ pillars اور جو steps انہوں نے بتائے ہیں تو جو بھی step ہو ، اگر آپ Islamization of society کریں گے تو ناگزیر طور پر sectarian violence بڑھے گا، اگر اسی طرح کی society ہو جس طرح کی پاکستان میں ہے۔ Thank you

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Syed Waqar Ali: Madam with you kind, may I say something.

Madam Depuy Speaker: Yes, sure.

Syed Waqar Ali: Thank you.

جناب سپیکر صاحبہ، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے D.I Khan میں ایسے واقعات ہوئے ہیں، میں ایک incident کو narrate کرنا چاہتا ہوں کہ last time اسی جگہ پر ایک mosque میں ایک suicidal bomber کو گرفتار میں بھی کیا گیا تھا ۔ ہم administrative authorityسے اس follow up مانگ رہے ہیں، اس سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس کے consequences کی reports کیا آئی کیونکہ کئی لوگوں کے مطابق ان کی custody میں نہیں رہا۔

میں دوسری چیز یہ کہنا چاہتا ہوں کہ D.I. Khan سے بہت ہی مذہبی جماعتوں کے، MMA کے مولانا فضل الرحمن صاحب بھی وہاں پر موجود ہیں، اسی جگہ سے آئے ہیں تو ہم ان سے بھی request کرتے ہیں کہ sectarian violence کو kill کرنے کے لیے وہاں پر شیعہ ،سنی فساد کو تو سامنا رکھا جاتا ہے لیکن بقول جو وہاں کی authorities ہیں stake holders ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ basically ہمارا issue نہیں ہے، یہ کوئی outsiders ہیں۔ اس حوالے سے اگر for example یہ ان لوگوں کا issue ہے تو مولانا فضل الرحمن صاحب کو role ادا کرنا چاہیے۔ وہ ایک دینی شخصیت ہیں تو ان کا role ان کے بھائی مولانا عطا ٔءرحمانی انہی کے پارٹی کے ہیں، ان کو بھی role کرنا چاہیے۔

میں second یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنی war on terror policy کو مکمل review کرنا چاہیے کیونکہ ہم اس سے پہلے بھی بہت نقصان اٹھا چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ 2001 سے پہلے پاکستان میں یہ آگ نہیں لگی ہوئی تھی، اس کا مطلب ہے کہ there is some flaw in our policies, I strongly condemn this attack and wish کہ اس policy کو review کیا جائے۔ . Thank you so much

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: میں ایک چھوٹی سی بات کہنا چاہوں گا کہ ہمارے جو علماءکرام ہیں، ان کے قوم و فعل میں تضاد ہے جو T.V پر بات کرتے ہیں کہ شیعہ، سنی بھائی بھائی ہیں اور جب اپنی مسجد میں خطبہ ---

Madam Deputy Speaker: Zameer sahib, although it is not a point of order but if you want to speak, you can speak.

Mr. Zameer Ahmad Malik: No, no I want to add that extremism کیسے generate ہو رہا ہے کہ جو ہمارے علماء کرام ہیں، وہ T.V پر یہ کہتے ہیں کہ شیعہ سنی بھائی بھائی اور جب مسجد کے اندر جا کر خطاب کرتے ہیں تو ان کے قول و فعل میں تضاد ہو جاتا ہے۔ انہیں چاہیے کہ جو بات T.V کرتے ہیں، مسجد میں بھی وہی بات کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی زاہد اللہ صاحب۔

Mr. Zahid Ullah Wazir: Thank you Madam. Madam, I know that we use secularism so frequently and so often but we don't know secularism is. Otherwise, it is a challenge, if one can define secularism for me in compassing way. Madam, secularism in the 18th and 17th, 19th century was that we should use our own the region, our own rationality for the welfare and for the peace of the community in which we are living to the exclusion of religion from all spheres of life O.K. But the 20th century definition of real secularism is, there should be separation of politics, religion, separation of church and politics state, this was the 20th definition. Madam, we see in the history of 1400 years, there is after رحلت of Prophet Muhammad peace be upon him, there were wars and there is no political system, there is no uniform political system in the whole Islamic world in the 57 OIC countries, everyone has different political system, there is, some have democracy, there is dictatorship, there is monarchy. So, there is no agreed upon political system in all these Muslims countries so, we need to understand things in a right prospective and also. When we say that Pakistan should be an Islamic State, we believe in democracy, we believe in Islamic democracy. Islam believes in equality, Islam believes in justice, democracy believes in equality, democracy believes in justice, democracy believes in accountability, Islam believes in accountability. We want to have that kind of state in Pakistan not a critic state which he thought, we demand. Thank you Madam Speaker.

Mr. Muhammad Hamid Hussain: Madam, Point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی حامد صاحب۔

Mr. Muhammad Hamid Hussain: I must appreciate his knowledge and the definitions of the Opposition members but as far as the social sciences are concerned these terms are variable and they are defined as far as the circumstances are concerned. So, no body can claim, I know the exact definition and no one else. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. جی شیر افگن صاحب۔

جناب شیر افگن ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہاں پر بات secularism کی ہوئی اور مسجدوں میں اعلان کی بات ہوئی تو میں اس پر بات کرنا چاہوں گا۔ اس میں یہ ہے کہ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا جو secularism promote کیا جاتا ہے، Christian shades, Christian secularism ہے، ترکی میں Islamic kind of secularism ہے تو ہمیں بھی Islamic secularism کو پاکستان میں promote کرنا ہے۔ ہمیں basically grand level پر کرنا پڑے گا کہ Constitution میں بہت ساری changes کرنی پڑیں گی۔ آپ اگر Constitution میں دیکھیں تو اس میں Islamic provisions ہیں، ٹھیک ہے،اگر Islamic provisions ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ باقی جو provisions ہیں وہ un-Islamic ہیں تو اس طرح کے blasphemous laws ہیں،ان کو change کرنا پڑے گا کہ لوگوں کے attitudes ایسے ہیں کہ اگر آج سڑک پر ایک بندہ دوسرے بندے کو قتل دے اور یہ کہہ دے کہ اس نے توہین رسالت کی تھی تو I think that person would get free. ہمارے پاس پچھلی precedents ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ ہمیں regulations لگانی پڑیں گی، مسجدوں کو regulate کرنے کے لیے کہ what can be said, what cannot be said, what can be discussed in the Khutba. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر : یاور حیات صاحب۔ ایک منٹ ذرا یاور صاحب بات کر لیں، یاور صاحب بات کر لیں۔

جناب یاور حیات شاہ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ ہم سب سے پہلے terrorism کے اس act کو condemn کرتے ہیں اور آج صبح ایک خود کش دھماکے میں چار افراد ہلاک ہوئے ہیں، ڈیرہ اسمعیل خان میں ہوئے ہیں، ہم اس کی بھی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میڈم سپیکر، یہ کہنا بالکل درست نہیں ہے کہ sectarianism 2001 کے بعد grow کیا اور یہ ایک بہت old phenomena ہے، آپ اگر اس کو historic prospective میں دیکھیں۔ یہاں پر اتحاد بین المسلمین کی ضرورت ہے، یہاں پر فرقہ واریت کی basic solution ہے، وہ ایک dialogue فرقوں کے درمیان ہونا چاہیے تاکہ ایک solution کی طرف بڑھ سکیں اور علماء کو اپنا role کرنا چاہیے۔ نہ کہ یہاں پر جو terrorism کے خلاف جو policies ہیں، وہ ایک جامع policies بنانی چاہئیں، وہ ایک الگ بات ہے لیکن sectarianism کو اس کے ساتھ terrorism and 9/11 نہیں کرنا چاہیے، confuse کے ساتھ اس کو confuse نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بہت old phenomena ہے اور اس کو historic prospective سے دیکھتے ہوئے، علماء کو اپنا role ادا کر کے، اس کی solution کی طرف بڑھنا چاہیے۔ Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ خلیل طاہر صاحب۔

جناب محمد خلیل طاہر: شکریہ جنابہ سپیکر۔ میں اس واقع کی پرزور مذمت کرتا ہوں، یہ کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جس نے نماز جنازہ میں بم دھماکہ کیا، یہ نہ ہی سنی ہیں اور نہ ہی شیعہ ہیں کیونکہ وہ مسلمانوں کی نماز جنازہ کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس میں Raw involve ہے، اس میں وہ قوتیں involve ہیں جو نفاذ شریعت جو سوات میں نافذ ہوا ہے جن کو وہ قبول نہیں ہے، وہ اس سے خوش نہیں ہیں، وہ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں امن ہو ۔ را کا head quarter کابل میں قائم ہے، یہ اس طرح کی سازشیں کرتے ہیں، یہ مسلمانوں کو لڑانے کی کے لیے سازشیں کرتے ہیں، میں یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں، یہ کوئی پاکستانی نہیں ہو سکتا، اخلاقی لحاظ سے انہیں پتا ہے کہ نماز جنازہ ایک بہت بڑا سانحہ ہوتا ہے۔ وہ اس میں اس طرح کی زیادتی نہیں کر سکتے اور ہماری Government کو اس کی investigation کرنے چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ اس میں ایک international سازش ہے جو صوبوں کو لڑانا چاہتی ہے جوکہ فرقہ واریت پھیلانا چاہتی ہے۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you.- نیاز محمد صاحب

An honourable Member: Madam, point of order.

Madam Deputy Speaker: Yes.

ایک معزز رکن: میں شیر افگن ملک صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ایوان کو بتا دیں کہ ان کی Islamic secularism سے کیا مراد؟ کیا وہ Blue Party کے خیالات سے مستفید تو نہیں ہو رہے۔

جناب شیر افگن ملک: یہ میرے اپنے خیالات ہیں۔ Basically یہاں پر اس بات پر بہت debate ہوتی ہے کہ جی Blue Party کے کچھ members ہیں، انہوں نے اپنے manifesto کے خلاف بات کی ، Green Party کے manifesto کے خلاف کی تھی۔ Basically ہم نے جس وقت party join کی تھی ، Green Party کا manifesto ہے، Blue Party کا manifesto ہےہمیں جدھر زیادہ چیزیں ملیں، ہم جن کے ساتھ agree کرتے تھے، ہم وہاں آ گئے۔ میں ان کے کچھ points کے ساتھ agree کرتا ہوں لیکن majority points جو Green Party کے manifesto سے ہیں، اس لیے میں Green Party میں ہوں۔ Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you. By the way it is your own democratic right to have the freedom of speech or freedom of opinion, anybody can say what he and she thing is best. Waqar Sahib.

جناب وقار نیئر: میڈم سپیکر، میں ایوان کی توجہ اس fact کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی اس طرح کوئی بھیانک واقعہ ہوتا ہے تو ہم ایک شتر مرغ کی طرح اپنی آنکھیں

بند کر کے کہتے ہیں کہ یہ ہم میں سے کوئی نہیں ہو سکتا، اس میں کوئی foreign elements involved ہیں۔ آپ کو یہ یاد ہو گا کہ اس سے پہلے بلوچستان ایک indigenes بلوچ resistance آیا تھا تو ہم نے کہا تھا کہ تو ہم نے کہا تھا کہ یہ صرف اور صرف باہر کی ایجنسیاں ہیں جب FATA and WANA کے اندر ایک genuine demand آئی کہ انہوں نے شریعت نافذ کرنی ہے۔ اس لیے وہاں پر جنگ ہوئی تھی، ہم نے تب ایجنسیوں کا نام لیا تھا۔ جنابہ، سپیکر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی تاریخ کا جائزہ لیں اور ہم یہ دیکھیں کہ ہم نے کہاں کہاں اس طرح کی غلطیاں کی ہیں جس کی وجہ سے آآج ہمارے اپنے ہی لوگ اس طرح different activities کے اندر ملوث ہیں اور ہر چیز کو بیرونی ہاتھ کا نام دیکہ کر بھول جانا اور کہنا کہ یہ ہمارے لوگ نہیں ہو سکتے اور یہ مسئلہ ہمارا نہیں ہے۔ یہ جنگ ہماری نہیں ہے اور اسلام اس چیز کی اجازت نہیں دیتا، یہ ساری چیزیں درست ہو بھی سکتی ہیں اور نہیں بھی نہیں ہو سکتیں ہیں، مگر ground reality ہے کہ اس society کے اندر extremism and fundamentalism کا زہر کا اس قدر پھیل چکا ہے اور اس نے ایک injustice and social disparity and economic disparity پر اس قدر feed کیا ہے کہ آج اگر ہم اس ناسور کا مقابلہ کرنے چلے ہیں تو ہمیں ایک broad multi purpose strategy and consensus develop کرنا پڑے گا۔ جس کے اندر ہم ان لوگوں کا economic up lift کریں، social reforms لے کر آئیں تاکہ اس طرح کی ایک دوسرے کو کافر، کافر کہہ کر ایک دوسرے پراس ملک میں بم دھماکے کئے جا رہے ہیں ، ان چیزوں کا ازالہ ہو سکے۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Ahmad Noor: Madam: Point of information.

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ وہ بات کر رہے ہیں thank you - جی احمد نور صاحب۔

جناب احمد نور: میڈم سپیکر، وقار صاحب نے کہا ہے کہ FATA and WANA میں جب شریعت کی demand آئی تو میں ان کی information کے لیے request کرتا ہوں کہ تھوڑا سی search کریں کیونکہ آج تک وزیرستان میں شریعت کے نام پر کوئی movement نہیں چلی۔ آج تک کسی نے شریعت کی demand نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہوا، کل جو واقعہ ہوا، اس کو war on terror کے خلاف reactions آ رہے ہیں اور ایک sectarian violence ہے۔ اس میں difference ہے، اس issue کو war on terror سے جن لوگوں کی طرف سے جو reaction آرہا ہے، ان کے ساتھ اس کو link نہیں کرنا چاہیے۔ یہ sectarian violence ہے جب ضیاء الحق نے Islamnization شروع کی، یہاں majority is authority کے base پر سنیوں نے شروع کیا اور شیعہ کو

side line پر کرنے کی کوشش کی، اسی وقت سے sectarian violence شروع ہوئی، یہ تقریباً 20, 25 کی پرانی کہانی ہے اور اس کی ایک chain جو آج تک جاری ہے۔ War on terror کے خلاف جو resistance ہو رہی ہے، اس کے ساتھ link نہیں کرنا چاہیے۔ Madam Speaker,

جناب وقار نیئر: میڈم سپیکر صاحبہ، آپ کی اجازت سے احمد نور کیا اس بات کی وضاحت کریں گے کہ جو war on terror کے بم دھماکوں میں civilians مرتے ہیں، وہ جائز ہیں اور صرف sectarian violence کو condemn کرنا چاہیے۔ کیا وہ یہ کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب احمد نور: میں اس کی زور مذمت کرتا ہوں کہ کسی معصوم کی جان لینے کے لیے جو کوئی کر رہا، یہ دہشت گردی ہے لیکن میں اس کا یہ بھی نہیں کہنا چاہتا کہ وہی لوگ جو صرف وزیرستان معصوم لوگ مر گئے ہیں یا جو لوگ ان کو مار رہے ہیں۔ میں اس کی بھی پرزور مذمت کرتا ہوں اور اس کے reaction میں civilians کو target کر رہے ہیں ، میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Honourable Farukh Jadoon.

جناب فرخ جدون: میڈم سپیکر بہت شکریہ۔ مجھے بار بار بولنا اچھا نہیں لگ رہا مگر میرے جو فاضل دوست ہیں، وہ کچھ اس طرح کے points اٹھا رہے ہیں۔ مجھے ایک شعر یاد آ رہا ہے کہ؛

ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے
انجام گلستان کیا ہو گا

انہوں نے علماء کرام کی بات کی، میرے جیسا اور آپ جیسا پڑھا لکھا بندہ Engineering, Medical or Social Sciences کی تعلیم حاصل کرتا ہے، ہمیں کبھی کی اذان دینے کی توفیق نہیں ہوئی، ہم blame علماء کو کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے، جس کا باپ مر گیا جس کے گھر میں کھانے کے لیے روٹی نہیں ہے، اب اس کا باپ یا اس کی ماں کیا کرے، اس نے اسے مدرسے میں بھیجنا ہے، کل جب مدرسے میں آئے گا تو وہ اپنی ذات کے خلاء پورے کرے گا، معاشرے سے اپنے بدلے لے گا جو کچھ اسے معاشرے نے دیا، وہ وہی معاشرے کو transfer کرے گا۔ معاشرے نے اسے violence کی تعلیم دی، اسے بتایا کہ might is rightہوتا ہے، وہ اپنے ماننے والوں کو یہ بات بتائے گا کہ might is right ہے ، آپ دوسروں کو ماروں تب آپ کا حکم مانا جائے گا۔ ٹھیک ہے تو آپ جیسے پڑھے لکھے لوگ، میرے جیسے پڑھے لکھے لوگ جب سامنے آئیں گے تب یہ بات ٹھیک ہو گی ۔

دوسری بات یہ ہے کہ میرے کسی بھائی نے بات کہ یہ کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ پیٹ بڑا کچھ کرا دیتا ہے، آپ کے پیٹ میں کھانے کے لیے روٹی نہیں ہے، بھوک دنیا میں

واحد وہ چیزہے جس کی history دنیا کے تمام معاشروں میں ایک جیسی ہے جس کو ہی بھوک لگتی ہے، وہ روٹی کھاتا ہے تو بھوک بڑا کچھ کراتی ہے۔ ایک شعر ہے؛

غریب شہر فاقوں سے مر گیا عارف

امیر شہر نے ہیرے سے خودکشی کر لی

شکریہ۔

Mr. Zameer Ahmad Malik: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: میرے فاضل دوست نے بھائی نے بڑی ہی اچھی بات کی ، آپ کی توجہ چاہوں گا کہ مسئلہ یہ ہے کہ علماء کرا م کی جو بات ہوئی ہے، علماء کرام کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ سارے کے سارے پڑھے لکھے ہیں، سب پڑھے لکھے علماء ہیں لیکن میں پھر وہی کہوں گا کہ وہی مسئلہ ہے کہ وہ ہمیں جو guide line دیتے ہیں، ہم ان پر چلتے ہیں، اگر ہم پڑھے لکھے جو majority پاکستان میں رہتی ہے، وہ ان پڑھ ہے تو فی الحال ان پڑھوں کی بات ہو رہی ہے۔ جب پورا پاکستان پڑھا لکھا ہو جائے گا، اس وقت با ت کرنی ہے۔

دوسری بات یہ ہےکہ کوئی پڑھا لکھا اذان دے ، اگر اس نے پینٹ شرٹ پہنی ہوئی ہے تو مولویوں کی طرف سے فتویٰ آنا جانا ہے کہ بھائی یہ تو کافر ہے، یہ حقیقت ہے۔ آپ گاؤں، دیہاتوں میں جا کر دیکھیں یہ psyche ہے تو میرا خیال ہے کہ مسئلے کی طرف آنا چاہیے کہ شدت پسندی اور دہشت گردی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ پاکستان میں شدت پسندی ہم جسے شدت پسندی کہہ رہے ہیں، مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں، یہ کیسی شدت پسندی ہے۔ جیسے احمد نور بھائی نے sectarian کی بات ہے کہ ضیاء الحق آئے اور شیعوں کو side line کیا اور ... war on terror (let me speak سالار قافلہ) جیسے بات کی کہ war on terror کی وجہ سے یہ bombs blast ہو رہے ہیں تو صرف اہل تشیعی community کے خلاف کیوں ہو رہے ہیں، کسی بریلوی مسجد میں کیوں نہیں ہوتے۔ اگر پاکستان war on terror لڑ رہا ہے اور دھماکےاہل تشیع کی امام بارگاہ یا مساجد میں ہو رہے ہیں - War on terror میں over all bombs blast ہونے چاہئیں تو ذرا اس طرف بھی آئیں کہ یہ ایک community کے خلاف کیوں ہو رہے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Just a minute, Essam sahib is speaking.

جناب ایصام رحمانی: آپ ذرا point of order کی definition دوبارہ repeat کر دیں، میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ point of order تقریریں ہو سکتی ہیں تو آپ اس کو ذرا clear کر لیں۔

Madam Deputy Speaker: It is not like a point, not everybody is asking for point of order and then speaking is just that, that they want the attention of the Speaker as well, that's why, you can also raise a point of order when you require the attention of the Speaker and then I allow them to speak that's why----

(Thumping of desks)

Mr. Moeen Akhtar: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی معین صاحب۔

جناب معین اختر: ضمیر صاحب، بتانا پسند کریں گے کہ کس عالم نے آج تک پینٹ شرٹ پہننے پر اسے کافر قرار دیا ہے۔ انہوں نے ابھی کہا ہے ، please اس کی وضاحت کریں۔

جناب ضمیر احمد ملک: میں بھائی کو بتانا چاہوں گا کہ ذولفقار علی بھٹو نے socialism کا نام لیا، اس کو مولویوں نے کافر قرار دے دیا تھا، صرف socialism کا نام لیا تھا۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی ماریہ صاحبہ۔

Ms. Maria Ishaq: Thank you honourable Speaker. Madam Speaker, human brutality is the most barbaric manifestation

اور terrorism, extremism and sectarianism کی ہم جب بات کرتے ہیں تو I would like to draw everybody's attention to this point that repeatedly during the debate صرف اور صرف Islamic extremism کی بات کیوں ہو رہی ہے۔ جو نازیوں نے کیا تھا، وہ extremism نہیں تھا یا جو Chechens کے ساتھ ہوا تھا یا جو French revolution کے دوران ہوا تھا that is part of extremism. یہاں پر بار بار مسلمانوں ، مولویوں کی بات کی جا رہی ہے اور فتوؤں کی بات کی جا رہی ہے۔ Extremism تو یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ extreme پر چلا جائے، ہونا تو یہ چاہیے کہ ایک multi culture approach لیا جائے تاکہ اس ساری لوگوں کی stereotyping ہو رہی یا جو stereotypes exist کرتےہ یں، وہ دور کریں جب وہ over come کریں گے تو خود بخود ایک peaceful environment prevail کرے گی۔ یہ جو بات بار بار Islamic extremism کی

طرف جا رہی ہے، یہ ہم لوگ خود موقع دے رہے ہیں کہ terrorism کو link with Islam کریں۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

ایک معزز رکن: جی میڈم۔ السلام علیکم میڈم سپیکر۔ Actually, the thing is, we are talking about the this because that is the calling attention notice and کسی نے ادھر بات کی کہ یہ war on terror and sectarian violence, it is one of the same thing but I would tell you that what is happened in Para Chinar, in Quetta and in D.I Khan. This is sectarian violence particularly because it is against the Muslims. The Muslims are fighting each other but war on terror is کہ ہمارے border پر external forces ہمارے خلاف آ رہی ہیں تو there is huge difference in this and what happening in D.I Khan was جو مسجد کے امام تھے جیسے a type of that امام نہیں تھے used to take care of that mosque and پہلے انہیں target killing کی وجہ سے مارا گیا اور ان کے جنازے پر کوئی 1500 people were there and then the Janaza was actually targeted again by suicide bombing. So, I would not at all put for this on the list of war on terror یہ because this is not war on terror, this sectarian violence like on the whole. ایک پوری ایک chain ہے، اس کو روکنے کے لیے Government کو بہت ٹھوس اقدامات کرنے چاہئییں، otherwise, country is going like ruin into pieces. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Anybody else would like to speak on it. I would request the honourable Youth Prime Minister to make his statement about it.

Mr. Prime Minister: Thank you Madam Speaker.

بہت افسوس کے ساتھ ہر دوسرے ہفتے یہاں پر کھڑے ہو کر کسی نہ کسی دھماکے کی مذمت کرنی پڑتی ہے، اس کے بعد اس پر investigation team بٹھائی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ چپ ہو جاتے ہیں اور ہر دوسرے ہفتے ایک نیا دھماکہ ہوتا ہے، اس پر دوبارہ debate generate ہوتی ہے لیکن ہم لوگ fail ہو جاتے ہیں کہ ہم ان دھماکوں کو روکنے کے لیے کوئی concrete step نہیں ہو اٹھا پاتے۔ دونوں sides سے باتیں ہوئیں، میں Green Party کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس debate میں حصہ لیا اور بہت سے positive points اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ان کی طرف بھی سامنے آئے۔ میں ساتھ ساتھ یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اگر کہتے ہیں کہ فلاں شدت پسند مسلمان نے دھماکہ کر دیا

یا فلاں شدت پسند مسلمان نے فلاں مسجد میں دھماکہ کر دیا تو ایسا مسلمان جو دوسرے مسلمان کی جان لے تو ہماری Parliament اس کو مسلمان ہی نہیں سمجھتی کیونکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان لے ہی نہیں سکتا۔ ہم لوگ امن اور بھائی چارے کی بات کرتے ہیں میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، جو positive points Green Party کی طرف سے آئے، ان میں پہلی یہ تھی کہ compensation دی جائے، ان لوگوں کو جو اس اندھناک واقعے میں شیہد ہوئے ہیں۔ اس کے جو funding curtail کرنے کی بات ہوئی ، اگر کوئی ایسے بیرونی ممالک ہیں جو کسی خاص فرقے کی مدد کرتے ہیں ، logisticکے ساتھ یا fundingفراہم کرتے ہیں تو ہم اس net work کا سراغ لگائے اور اس پیسے کو پاکستان آنے سے روکیں تاکہ یہاں پر بھائی چارے اور امن کی فضا قائم ہو سکے۔

میڈم سپیکر، secondly یہاں پر ہماری party کی طرف education level and human development کی بات ہوئی کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صرف اور صرف غربت اور لاچاری کے اندر اس فعل میں ملوث ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کے پاس کچھ کرنے کے لیے بچتا نہیں ہے۔ ہم ایک long term policy کے اندر human developmentتجویز کریں گے تاکہ یہ لوگ اپنے کاروبار شروع کر سکیں، ایسے لوگ جن کی families وغیرہ اس war on terror کے اندر ختم ہو چکی ہیں۔ ان کو معاشرے کے اندر دوبارہ لایا جائے اور پاکستان کی social life کا حصہ بنایا جائے اور ہم ساتھ ساتھ اس کے بجائے بیرونی ایجنسیوں کومورد الزام ٹھہرائیں جو یقیناً پاکستان کے حالات خراب کرنے میں ملوث ہیں۔ ہم اپنی غلطیوں کو بھی دیکھیں گے اور دیکھیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے کہ اس sectarian violence and extremism کو ختم کر سکیں۔ یہاں سے ایک positive pointیہ بھی آیا تھا کہ جو مدرسہ regulation ہے ، اس میں دیکھا جائے کہ کونسا مدرسہ کیا پڑھا رہا ہے اور ان کو اپنے faith کے مطابق پڑھانے کی اجازت دی جائے لیکن ان کو اجازت نہ دی جائے کہ وہ کسی فرقے کے خلاف کسی مسلمان کے خلاف کوئی بھی بات کر سکے۔ ہم invigilation کریں گے کہ کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے خلاف کوئی نفرت بھری بات نہ کرے۔ میڈم سپیکر، یہ ہماری policy ہے اور جہاں تک U.S کے relations کی بات ہے، وہ ابھی resolution میں detail سے discuss ہو جائیں گے اور ہم انشاء اللہ اس پر بات کریں گے۔ ہم لوگوں کو compensation دیں گے اور investigateکریں گے اور funding curtailکرنے کوشش کریں گے۔ Thank you Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you honourable Youth Prime Minister. We will take a break because we are expecting a speaker but everybody has to be seated within the House, we will take short break till

the speaker arrives and most of you would know the honourable speaker is Mr. Tallat Hussain renowned journalist, we are expecting him any time then the session will break but please be seated.

(The House then was adjourned till arrival of the guest speaker)

(اجلاس میڈم ڈپٹی سپیکر(Kashmala Khan Durrani) کے زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا)

Madam Deputy Speaker: Honourable Members, we have Mr. Tallat Hussain Executive Director News and Current Affairs of Aaj News who have held a numbers of talk show and documentaries with very balanced on whole so analyses on the subject of terrorism and extremism, we honoured by his presence. Now, suspended the Rules of the Parliament, we will continue the session after the tea break, I request honourable Tallat Hussain to please address the Youth Parliament.

(Thumping of desks)

جناب طلعت حسین: السلام علیکم ۔

Thank you very much for inviting me Madam Speaker, I apologize for being late but you know journalist life is in a tail spend these days and mine, he has no exception. Let me go straight to the point but before I do that in fact I should thank PILDAT for arranging forum like this, PILDAT has become famous for arranging activities which frankly fine or parallel in Pakistan, bringing youth together from all provinces and other areas that formed, it is PILDAT of Pakistan, holding insightful discussion, arranging groups and this has been going on for quite sometime. In fact it sorted of what people used to mock PILDAT, saying that what are you guys doing and what these discussions what's don't do this, there is meaningless, do some practical work but I think Bilal sahib and Asia and rest of the colleagues deserve great compliment for doing the current job, they have done.

(Thumping of desks)

I boarded that ship at like a typical rat jumped it but not jumped, abandoning them I had boarded another ship and charted of after and another corner but I have been in touched with them also, through that courtesy I am delighted that I am here speaking you.

I claim no expertise in knowing the subject of terrorism, I am a student of International Relations, I have been covering areas that fall in the purview of terrorism, I have my own considered but by no means complete thoughts on terrorism but I am not expert. So, Whatever, I say obviously has to be taken with a not just pinch of salt but with a kilo of salt and I am sure you guys are quiet kid while I doing that you can then debate it and after the submission session and I hope we have queue in a session after wards, we do great.

Let us look at the definitional aspect, in fact we start of with most problematic part of the debate about terrorism that is defining it. A terrorism as we see it in these days is the act of non-state actors meaning there by actors which owe no religions to any state authority, not that they don't dwell in state within the parameters of any state but they owe no religions to any state authority and their agendas transcend the agendas of the state and they have trans national linkages and they use force as way to achieve whatever goals are so that the roughly is the current definition of terrorism. But if you see all the 3 or 4 elements that are incorporated in the definition of terrorism are problematic. Let us for instant consider the Aria of having that trans national agenda, you could very well argue that all agendas in today's global world are trans national, the idea of having parliaments for instants, having democracy is trans national. Some regions believe that they have greater moral ascendancy in terms of force this idea across the borders then the others, take the example of free market economy, open trade, all of these ideas also are borderless and they transcend from one part of the world to other with the philosophy behind then that they are the best way forward for the world. And, therefore, those who do not fall in line either are not integrated into the global market or

will be isolated, take the idea of even your own religion, it cannot be confined to any border, in fact critic that Jammiat Ulema-e-Hind use to make of the idea of Pakistan at that time, was not that bad idea per say but it concreted religion within the confines of territories and religion like Islam which has to transcend borders like any other religion cannot be confined to borders. So, why have a country when you have whole earth after all you are suppose to be inheriting the whole earth not just one piece of that earth so that there are and I can quote you thousand of examples of idea that are trans national. So, if terrorists say that we have trans national agenda what's the problem with that, that's the counter argument to the critic of the agenda pursued by terrorists, they also say that we want to liberate the in slate majorities in some cases and huge minorities in other cases. They say that we are all for giving these people a voice, after all what is happening in Swat at this part in time one argument that you hear from the terrorist and extremist is that well don't look at in terms of a challenge to authority, look at it in terms of a social revolution, and Khan and Khawaneen who used to hold sway or the lives of people used to dictate terms to them and were very oppressive or now on the run after all what the ideas behind a revolution. Take the revolution to the places that used to say bring down the king, slaughter the family, destroy royalty restore the people and they say that you know this is people revolution the *Kisan* and the *Majawor* and the pheasant and the unemployed is the one who now sits in palaces that used to be dominated by little tyrants, we are librating these people. The other side of terrorism, defining terrorism is just as problematic because the idea of state sovereignty. We again are beneficiaries as well as victims of the idea of diminishing sovereignty, no state sovereignty in today's world is complete even American require a lot of help these days particularly lot of help from the rest of the world to make they economy go even when their economy was peaking, they were out sourcing jobs to India. And that's how, they have money, they need markets, there is an economic and political interdependency that makes a mince myth of the

idea of tradition idea of sovereignty. Even the Indians they have to Mumbai attack so, was their eternal matter but they had to keep every intelligence agencies in touch and in the loop as far as their investigation was concern, they had to show them reports, they had to call in FBI. And other intelligence agencies to come probe have been fined the linkages. The Indian economy has boomed because their expect community is doing a wonderful job abroad their software industry has thrived and flourished because their people have gone to some of the finest university in huge numbers and where able to ploy back knowledge and money. Look at it us even today's ago Asif Ali Zardary sahib was a asking for a marshal plan to restore economy and somebody joke that is because his real estate business in Dubai has collapsed, therefore, he is asking for a marshal plan, actually he is saying, marshal the plan for me.

(Thumping of desks)

You cannot be clapped, it does not my joke, if you think, if you know, endorse this way, I will be hanging by the highest call the next day. But yes, so interdependency for running a economy interdependency for providing jobs, interdependency for learning knowledge, what you mean sovereignty, what is sovereignty? You have allocated bases to outsiders who fly their aircrafts from here and yes those drones were, our station there in Pakistan. Now, the news sprint that you are going to hear, if it hasn't already come out is that these are spy drones only, these are attack drones, there are two types of drones. But who knows when spy drones convert into transmit into attack drones, so, they are these bases, we are constantly looking for international help to run our country. Sometimes, the help is in such abundance that we think that we don't need our own system to run this country because this help is really flowing and gushing. So, what you mean national sovereignty when we say, you do not violate the sovereignty of the borders don't go across Afghanistan and don't send Iranian into Gaza so, what are you talking not what's sovereignty, no sovereignty.

And then the issue of use of force, they say use of force, difference is that we are not recognized, we are not recognized force and you have a force. So, when institutions kill and maim, it is O.K when we kill and maim, it is not O.K just because you are defined an institution, we are not defined as an institution. By the way this say arms struggle is a legitimate form of reaction sanction by the United Nations Charter the whole idea of decolonization was based on non state actors arms struggle, intergraded for glorified. The founding fathers of the United States of America, they were not exactly law abiding citizens who fought their independence through constitution means, they were not soft them have blood on their hands and they are known to have kill people just to highest flag that they are rivets so much. What was the French Revolution, what was Russian Revolution? You know things that you study in your books, was all about use of force, use of bloody force what has gone wrong with when the Kashmiri rise up an arms the Pakistani say that wow you know, we back you and we support you and we do back them and support them and in the end mess the mark that's the separate issue. But we do support people, we have been supporting people when the Americans asked the Iraqi people under Saddam to oars of tyrant what were talking about oars for tyrant but saying boo to him or by bombing him. Of course they wanted him to be bombed lot of existing when they allocate funds to over through the Iranian regime what are they talking about when they ferment trouble within borders using these non state actors of course they employ these people will be able to use force in some measure to change the status co. What was that Afghan Jehad all about those were state actors not really, those were peaceful people not really what they waving constitutional books in the face of the Russians not really. So, what you mean use of force by non state actors? So, this brings us to the heart of the issue which is that if you cannot get the definitional aspect sort it out, how can you fight them, if you cannot define them, how can you fight them. It is very interesting and with the permission of Madam Speaker, I will ask the House to think of the terms that are generally and

generically used to define terrorists and refer to terrorists. Just you quickly in 2 or 3 minutes list on all the names that have been for all sorts of terrorists, you could do that I will be very helpful and then we expand that list and you will give time for have a glass of water. Just write down what you call terrorists.

(Pause)

Mr. Tallat Hussain: Who has numbers more than 6, more than 7, more than 8, more than 7, more than 7, will be 8, you have 8. Can you read please?

An honourable Member: These are fundamentalists, fanatics, Islamists, and archest, revolutionaries, militants, rebels, extremists.

Mr. Tallat Hussain: Great. Madam, آپ پڑھیں-

An honourable Member: Rebels, Islamists, extremists, fundamentalists, agents, suicide bombers, exploitation victims, Jehadis and trained suicide bombers.

Mr. Tallat Hussain: Exploitation victims, is your religion actually but that's a good fun. Yes.

ایک معزز رکن: Terrorists کے علاوہ ان کو fundamentalist کہہ سکتے ہیں ، extremistsکہتے ہیں، militants کہتے ہیں، جہادی، freedom fighters, guerrilla warriors, طالبان، rebels.

جناب طلعت حسین: جی میڈم-

An honourable Member: Repressed terrorists, revolutionaries, state conferred, Norco terrorists and political.

جناب طلعت حسین: O.K جی-

An honourable Member: Just to add to that list fascists and cold blood murders the civilians.

جناب طلعت حسین: جی-

An honourable Member: Terrorists, extremists, fundamentalists, obscurantist, militants, Jehadis and fanatics.

Mr. Tallat Hussain: If you were to add all these up, you would have more than 12 or 13. I counted it like something 14. Yes.

An honourable Member: Sir, Barbarians and freedom fighters.

Mr. Tallat Hussain: Barbarians yes that's what you used to say, Islamo fascists that's would you push to psyche.

An honourable Member: We reference to Balochistan Pakistan Army, ISI, you can include that.

(Laughing and thumping of desks)

Mr. Tallat Hussain: That certainly earn you law, clapping did not it but that's your prospective that's the reverse definition. So, if you cannot define them that means that lack of definition generally you must have seen in your own disciplines refers to confusion of though. So, when this say that you need to be singularly focused on countering terrorism, how can to be singularly focused on countering terrorism when you unable to know your target and this has been the biggest problem with all debate around terrorism even sense it started.

The 9/11 even changed the matrix through which non or illegal activities used to be assessed, criminal activities used to be assessed, it was such a huge event that those who were dealing with it, thought that the ordinary definition was too small to fit it. How could you simply call them criminals that they are not criminal because it is not, it does not just capture the grimness of the crime, the magnitude of the disaster. So, you have to expand the existing definition to fit what happened on 9/11, what happened on 9/11 of course Jewry is still out on that even yesterday, I met very well red former Sindhi Senator Jamoot sahib and I had long debate with him and he said that 9/11 was all induced, so, it was induced event. Jamoot sahib has whole long theory, he is not the only one. 7% of the French believe, it was the perpetrated by the Americans themselves, nearly 22% of the Germans believe that there are questions in 9/11 which cannot be answered with the reference to certain or children of Arabia led by an Egyptian theory. Anyways, whatever the case may have been 9/11 was such a big event that the ordinary definition of dealing with people who break the law would not enough. So, they coined a term which is like but they call موم کی

ناک that you can extern it around the way you want to and ,therefore, if you want to review the literature that has come out after 9/11 on terrorism all these terminologies one way or another at one point or another have been used with the reference to people or groups that are challenging state authority. Essentially, it is a way to maintain the status quo, if you were to come up with the definition which reins the way from the subjectivity of the term such as Islamo fascism or Taliban, you know, there is intrinsic value added to these terminologies, you would say that it is a way to maintain the status quo that they can only one authority that can exist and can be exercised that is the authority of the state or the authority sanction by the state. If the state wants the authority, the sovereignty to be concocted and diluted so be it, if the state wants millions of people to migrate so be it. Changes in the society other than those sanctions by the state, well fall necessarily in the purview of terrorism.

That's why you would hear and I am taking the forward that's why you would hear so often the term now enforcement of the writ of the state,. There say that say girl schools are being burnt, of course they are being burnt, there were 201 that have been burnt. But then at the same time in Sawat there were schools which existed where those teachers were available for decades. So, if the state abundance those schools, it's fine, if the militants blow them up, it is huge issue and that is the parameter of this definition now, any attempt to alter the status quo without the sanctions of the state which also involves the challenge to the state itself will necessarily be called terrorism. You must recall that is one point, Imran Khan was called a terrorist by Musharraf, why was it and we have been called media terrorists, Justice Iftikhar Chaudhry has been called judicial terrorist, it is very interesting. These terminologies reflect a thought pattern that is settling in now that any one who attempts to challenge the authority of the state using method which is unconventional and not sanction by the state would be call terrorist. So, if you want to begin your long march and try to take over the Parliament, you will be called youth terrorists.

(Thumping of desks)

And this brings me to my 3rd point, some body loves it, it is no fun to dub as use terrorist, I think, the punishment is severe sometimes swift, this brings me to the other aspect. This mean is has become a term which has become highly politicized, it has become an instrument that different institution and different states have been using to justify their own means towards an end. If Musharraf wants to justify unconstitutional means to be in power any challenge to that means will be considered terrorism, hence media terrorism, hence judicial terrorism. Unfortunately, in that's my 5th, unfortunately, politicization of the terminology of counter terrorism has diluted the debate on terrorism itself. Bruce Liddell who is now going to be advising Barrak Obama, you read his book, it is very interesting book also needs to be red understand mind of the man who is going to be calling the shots as far as much of the Americans foreign policy agenda is concerned. He admits to the fact that creating different category for terrorists on 9/11 was a bad idea, he says that we should not have done it, at the best way to deal with terrorists was not to create a separate force, we did not have to declare war on them, all you have to do was to strengthen you police and home land security and internal intelligence. In other words by changing the debate about the means that the Americans use to fight terrorists, he is also saying that we were unable to define them properly,. Similarly here in Pakistan when we debate how many would you would kill me your mortar shells, forgive me, I agree that there are groups and there are groups of course who were ruthless and they are ruthless and they have trans national agendas and most the of these agendas are very dubious. What is the best way to deal them, how do you kill them or kick them out or eliminate them or restrict them whatever the goal may be by using conventional military, you don't want to call them insurgence because they are terrorists, therefore you don't fight them as an insurgence, you call them the enemy of the state,. Therefore, in your manual of fighting enemies, everything is black and white, they deserve no mercy, you go and pounce them but how do you

pounce on an enemy that is infiltrated into urban centers while you are fighting insurgency you calling it a war, you fighting an inner threat to the state you calling it an enemy. So, there is tactical confusion, this confusion of the goal and therefore, it will be now settling down to a different type tactics that's the debate that we have been having with those who are fighting this threat and it is grim threat make no mistake about it, it is threat to the status quo by the way. And all those who are stack holders in the status quo, such as yourself and myself who believe in certain rhythm of life whether that rhythm of life is generally good for the majority of people or not is be size the point but let talk about stake holders. You don't want the current situation that prevails in the southern side of Afghanistan where just war lords and gun runners and drug barrens and there is no law and there is no order, you do not want to live current environment. State for all its faults, does create certain rhythm of life. So, all those who are stake holders in that rhythm of life must necessarily see as a threat but how do you counter that threat. I think you would now see a larger debate that will move away form the use of military force and focus more and more on strengthening of internal security structures such as police. You will not be talk hearing more about establishment of چھاؤنی but you would be hearing more about sentencing of تھانہ you will not be talking about expanding of the frontier of democracy. It can no longer be defined as a ideological battle because again you get into the realm of the ambiguous. نظریاتی طور پر how do you kill an idea, you cannot kill an idea, ideas are defeated, ideas are redundant, ideas are pushed aside, ideas are made absolute but ideas are never killed. So, how do you kill an idea, Talibanization is an idea how do you kill an idea and if you have to deal with them immediately what do you do? I think the definitional aspect will be changing and therefore, you would see a lot of focus now not on democracy but on development. Barrak Obama جو تبدیلی لے کر آئیں ہیں، انہوں نے دو definitional aspects change کئے ہیں- George W. Bush used to say that we are going to eliminate them and establish democracy our own value system, the value system of the

civilization. Barak Obama is not so keen on pushing the agenda of civilizational values, he says give them enough money, you know, help and develop, give them job opportunities and he is not so much for total security his first stability اگر آپ definition دیکھیں گے ، اس کے اندر complete security and victory کا لفظ استعمال نہیں ہوتا stability کا استعمال ہوتا ہے which means that the world is settling down to a more practical way of looking at terrorism. Now, it will not be an ideological battle that's my conclusion now it will not be a war against an enemy that cannot be defined. Now, it will not be an agenda that will be pursuit with that enough vigor and zeal that you have seen in the past but it will become a very focused theme for most society struggling to survive or develop because after all any challenge to the status quo that disturb normal life has to be seen from very close quarters. I am deliberately not talking about internal situation in Pakistan and I am sure this will come up in the question and answer session and I can hold forth on that but brief over view what's happening inside Pakistan, I can tell you that the situation is very grim and there are three reasons for that. Reason No.1 is that state's ability and government's ability to govern this society has become very limited, it is not just with regard to dealing with the Taliban , it's with regard to providing basic amenities, basic services as well. If you cannot control your traffic, how can you control the de-marching herds who want to come on and attack you. If you cannot provide people justice through normal judicial system, how one the same structure begin to the efficiently delivering the services when it is called Qazi courts, if the internal malaise is so deep as it is in terms of the ability of the state to address people's needs. How would you be able to deliver services to the society in order to we have been away from the Talibanization that's one.

The other is the issue of means the threat that is forced by the Taliban requires lot of resources in times of global crimes these resources are not available any more. We must have red in yesterday's newspapers that the arrears that the Americans owe us, Americans and NATO combine

for facilitating them through our territories 1.5 billion and they have not paid us that money, even the money that is supposed to be coming to us for our services is not available. So, there is not a marshal plan ready that is going to be thrown in and help us use the resources to fight terrorist.

And thirdly, I would say the old definitional confusion is playing havoc with us. There is romance attach to the long haired, beard, rough kana guy who uses terminology that we have been hearing through the loud speaker of mosque in the neighborhood and therefore, we are instinctively drawn to towards them, there is a tendency to romanticize them in our hearts, in our minds in certain sections of the society. And, therefore, endorse them by silence and think that probably they are a great alternative to the systems that you don't like they are a great counter to the institutions we do not like. They are great response to the needs that all us have and romance is creating a blurt get a focus, not everybody agrees when it comes to defining terrorism yes but not everybody is on the same page even when it comes to seeing them as a threat. There are people یہ کیا مسئلہ ہے جی O.K guns were always there, these people were always there تو ٹھیک ہے ناں they have the right to arms struggle ابھی آپ نے خود ہی کہا ہے کہ U.N Charter اس کو sanction کرتا ہے تو they are deprived people, they are people who have been done wrong by the state and they have the right, the people that I have seen who leading them, stop there or anything but poor, I can assure you. The people who are the Taliban or anything but deprived, I can assure but the legions that the command do comprise people who are by the deprived. So, this confusion about placement of this threat in our national mind set is playing havoc, we are losing our focus there. I will stop here, than you very much for your passions.

Madam Deputy Speaker: Honourable Ahmad Noor.

جناب احمد نور: Thank you Speaker صاحبہ۔ میرا تعلق South وزیرستان WANA سے ہے جو unfortunately affected area war on terror میں ہے۔ میرے 2 questions ہیں اور میں اس پہلے ایک point clear کرنا چاہتا ہوں کہ 17, 18 century میں جب Manchester کے affectees کو raw material کی ضرورت پڑی تو Great

کے تحت 3rd word countries میں قبضہ کیا۔ اس وقت انہوں نے ایک Britain policy
کیا ہے جس تحت یہ لوگ uncivilized, barbaric اس کو civilize discore create
کرنے کے لیےوہ یہاں پر آ گئے۔ Cold war میں روس containment کے لیے جہاد کی
ضرورت پڑی تو انہوں نے وہاں پر جہادی culture create کرنے کی کوشش کی۔ CIA
نے پیسے دے دیئے، پاکستان نے اس کو welcome کیا اور پاکستان نے ان جہادیوں کو
createکرنے کی کوشش کی۔ oust modern mysteriousکے مطابق dominant
ایک discores hegemony create کرتے ہیں۔ 9/11 کے اور ایک اور discore سامنے
آئی کہ جو پہلے جہادی تھے، وہ دہشت گرد قرار دیے گئے۔

آپ کی پہلی definition مطابق act of non-state actors have transnational
linkage and use o violenceیہ چیز cold war کے دوران افغانستان میں USSR کے
خلاف کر رہے تھے تو پاکستان کی یہ moral responsibility نہیں بنتی کہ وہ آج ساری
دنیا سے معافی مانگے کہ ہم نے terroristsکو support کیا تھا۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ
ساٹھ سالوں میں پاکستان کی حکومتوں نے CIA کی رقوم سے جہادیوں کو تیار کیا، ایک
culture promote کیا، مدرسے قائم کیے اور لوگوں کو مجاہد بنایا گیا۔ اب ان ساٹھ سالوں میں
بنائے گئے جہادیوں کو ایک گولی کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تو آپ
کے خیال میں کیا آج ہم ان کو اس طرح ختم کر سکتے ہیں؟ 2004ء میں وانا میں نیک محمد
کی قیادت میں 140 local لوگ تھے جو آج بڑھ کر ہزاروں کی تعداد میں پہنچ گئے ہیں۔
میرے تجزیے کے مطابق یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس سے یہ لوگ مزید بڑھ رہے ہیں کم نہیں
ہو رہے ہیں۔ اس بارے میں آپ ہمیں کچھ بتائیں گے۔

Mr. Talat Hussain: Pakistan should apologies to the world, if it helps to the world, why not, so, assume that tomorrow Mr. Asif Ali Zardari gets up and apologizes to the world that's an apology but how does it take the debate forward. How does it help you find solutions, but if you talk about the moral responsibility your conceptual framework is very strong. So, I assume that state is not a moral institution; state by definition is not a moral institution. So, this tendency to expect moral behaviour and conduct from an institution that has come up from a moral theoretical framework is just missing the point, but yes as said if it helps the world, yes you apologies. We should apologies twenty times over, but then who are you apologizing to, was Pakistan the only one doing it? Was not there are the

great democratic civilizations that got together from the heart of the Middle East to the Horn of Africa, from across Europe that this funding these Jehadies. Where were these people being trained, the territory was here but where were the manuals being prepared. The entire Islamic Ummah as we know it, the entire European civilization as we know it, the U.S.A and the rest of the world combined got together and supported them. So, should be apologize to the Russians. Who should be apologize to.

جناب احمد نور: جناب والا! قبائلی علاقوں میں جو training camps قائم کیےاور مجھے جہادی بنانے کی کوشش کی، مجھے تعلیم نہیں دی گئی، مجھ سے معافی مانگیں کہ ہم سے غلطی ہو گئ کہ ہم نے آپ کو جہادی بنایا۔

Mr. Talat Hussain: History does not have a turn-off switch unfortunately. You can trigger trends either by stupidity or deliberately, but you don't have the authority and the power to reverse those trends. Your challenge then is to somehow manage those trends to your advantage. Even if in the entire world in that case you should ask the entire world to apologize to people of Waziristan not just Pakistan, the entire world that funded, trained, sanctioned lionized not just sanctions and promoted lionized, put them at the pedestal of wholly warriors, the entire world should apologize but that is not going to change the trends you, yourself are saying in your area for the stupidity that Pakistani government then conducted under the pressure of the U.S. There is a trend visible, there are more and more people are joining the ranks.

The really challenge is to deal with this trend and I completely agree with you that bullet and bomb is not the answer. It certainly can not be the answer, in fact this has been our standard refrain which many of my liberal colleagues construe as an apology for Taliban that why do you say that they can't be tackle by force, of course they can be tackle by force and we are saying that if you know the geography, if you know the history and if you understand the reality on the ground, one there is also romance attached to the use of force. ہمارا خیال ہے کیونکہ ہم اس کو ایک traditional framework کے اندر

دیکھتے ہیں کہ جی ہمارے علاقے میں تھانیدار کو پتا ہونا چاہیے کہ چور کون ہے، technically پتہ ہونا چاہیے، but that was an old trend when people had not moved in such great numbers from one constituency to the other جب democracy بڑیstable تھی، جب social profile بڑاstable تھا۔ جب statuesque was predictable آج کل نہیں ہے، یہاں پر ایکtown کے اندر ہزاروں لوگ آ جا رہے ہیں تو وہاں پر تھانیدارto know what is happening in your neighbourhood even by an institution whose duty it is to know is very difficult. یہ ایکcomplex قسم کی situation ہے، اس کے اندر اگر آپ بم گرائیں گے تو force optimal results آپ کو نہیں دے گی، even if you agree that force is the only answer, you can not guarantee success. So, there has to be a softer engagement and I think the world is coming to realize that. If you read the former Lugar Bidden and now Carry Bidden Bill 1.5 billion a major chunk of it, actually focused on development and building of schools and roads but even than its easiest at that done. The chicken and egg situation is that you have to secure the area to build roads. You have some measures of stability to provide health services, though which are much needed. Where do you find the right kind of balance کے لیے ایک services ہو اور ensureکیا کریں کہ سکیورٹی بھی تھوڑی سی ground create کیا جائے۔ I think that is something that the world and also Pakistan by the way is grappling with and that is way you have this Swat arrangement. The whole idea is to have some space available to restore some of those services that have been lost. People see it as a concession or a surrender, I don't see it that way. I see it is an attempt by the state to gain some toehold in areas where people are crying for basic needs. اب اس کا ideal mix کیا ہو گا I don't know but I think the world is coming to realize what you saying.

Madam Deputy Speaker: Honourable Members please just ask one question and there should be no counter questioning because we have a long list of Members who want ask questions. Mr. Niaz Muhammad.

جناب نیاز محمد: شکریہ سپیکر صاحبہ! طلعت حسین صاحب سب سے پہلے تو میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ آپ نے ہمارے لیے اپنا قیمتی وقت نکالا۔ اس وقت مسلم دنیا

میں ایک تصور پایا جاتا ہے کہ دہشت گردی اور جنگ ہم پر تھوپی گئی ہے۔ نہ کوئی القاہدہ ہے، نہ کوئی اسامہ بن لادن ہے اور نہ ہی **war on terror** کا کوئی وجود ہے۔ یہ تمام چیزیں امریکہ نے جان بوجھ کر ہم پر تھوپ دی ہیں۔ کیونکہ تاریخ کے مطالعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب جاپان نے Pearl Harbor پر حملہ کیا تو امریکہ نے اس کو بار بار ترغیب دی کہ آؤ ہم پر حملہ کرو تاکہ میں دوسری جنگ عظیم میں کود پڑوں۔ اس سلسلے میں آپ کا کیا مؤقف ہے کہ یہ واقعی دہشت گردی کے خلاف نام نہاد اور فرضی جنگ ہمارے وسائل پر قبضہ کرنے کے لیے ایک بہانہ تو نہیں ہے۔

Mr. Talat Hussain: Thank you very much, it's a great intellectual discourse whether it's a bugbear or it's a reality

کہ یہ ہے بھی کہ نہیں، یہ حقیقت ہے کہ ہیولہ ہے، یہ نظر کا دھوکا ہے جو create کیا گیا ہےیا اس کا کوئی وجود بھی ہے یہ ہمارا واقعتاً دشمن ہےیا ہمارے خلاف سازش کا ایک حصہ ہے۔ یہ بڑی اچھی بحث ہے آپ اس پر بات کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سے وہ trend تبدیل نہیں ہو گا جو آپ کو ہر طرف نظر آ رہا ہے۔ القاہدہ ہے یا نہیں ہے، کم از کم پاکستانی کی حیثیت سے میرا یہ مسئلہ نہیں ہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ ایسے groups ہیں جو لوگوں کی گردنیں کاٹ کر ان کو چوک کے اندر لٹکاتے ہیں، میرا یہ مسئلہ ہے۔ اب آپ اس کو جو مرضی نام دے دیں، اپنی پسند کا نام دے دیں ان کا جو کسی کے دروازے کی طرف بھیج دیں کہ بش کے دروازے سے آیا تھا Blair کے دروازے سے آیا تھا، مشرف کی بے وقوفی کی کھڑکی سے آیا تھا، آپ اسے جہاں مرضی بھیج دیں لیکن اس وقت اگر آپ عملی طور پر اپنی حالت دیکھیں تو یہ groups وجود رکھتے ہیں۔ لہذا میں اس کے اوپر زیادہ وقت صرف نہیں کروں گا، وہ ایک ذہنی طور پر مطمئن کرنے والی بحث تو ہو سکتی ہے اور ہو سکتا ہے میں آپ سے agree کرتا ہوں، چلیں میں کہتا ہوں کہ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ القاہدہ کا وجود انتہائی مشکوک ہے۔ القاہدہ کے ساتھ جو لوگ منسلک ہیں وہ امریکہ کے ساتھ بڑی قربت رکھا کرتے تھے۔ اسامہ بن لادن بڑے عیاش اور مہمان نواز قسم کے عام دنیا کے شہری ہوا کرتے تھے۔امیر بھی تھے اور نیو یارک کے اندر بڑی مشہور پارٹیاں کیا کرتے تھے ۔ امریکہ نے ان کو ملازمت دی کیونکہ بن لادن فیملی کا George W. Bushکے ساتھ بڑا اچھا تعلق ہے۔ ان کو وہ وہاں پر protect کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کو recruit کر کے ان کو مجاد بنا کر، he was an international recruiter for the Americans. اس کے بعد 9/11 ہو گیا، ان کی تصاویر آنا شروع ہو گئیں، پھر لمبی باریشیت ، چہرے پر نورانیت اور لمبا چغہ انہوں نے پہنا اور ہم نے کہا کہ واہ واہ کیا مجاہد ہے۔ ایک تو ہماری memories بہت short ہیں، ہم پڑتے نہیں ہیں۔ آپ نے نیک محمد کی بات کی، نیک محمد کا origin آپ بہتر

جانتے ہیں کہ وہ کہاں سے ہیں۔ بیت اللہ محسود کی بات کریں۔ بیت اللہ محسود تو ریاست کے بڑے قریب تھے، ریاست کا مسئلہ تو عبداللہ محسود کے ساتھ تھا، بیت اللہ محسود اس وقت عبداللہ محسود کو مارنے میں مددگار ثابت ہو رہے تھے۔ Bait Ullah Mehsood was a friend of the powers of the state عبداللہ محسود جب ہاتھ سے نکلے اور ژوب میں مارے گئے اس کے بعد بیت اللہ محسود وہ دشمن ٹھہرے اور اب عبداللہ محسود کی فیملی کے چند بندوں کو لگایا گیا ہے کہ بیت اللہ محسود کو مارو۔ اس سیاست سے قطع نظر جو کہ اہم بحث ہے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کے پاس ایک threat ہے اور وہ threatنظریاتی نہیں ہے وہ ایکraw threatہے۔ ان کا مقصد ہے کہ جو existing order ہے اس کو disruptکردیں۔ اس وقت سوات میں جو سب سے بڑی support مسلم خان اور فضل اللہ کو آ رہی ہے وہ Timber Mafia سے آرہی ہے۔ سب سے بڑےresources availableہیں وہ Timber Mafia سے آرہے ہیں۔ یہ support اس وجہ سے آ رہی ہے کہ Timber Mafia کو پولیس چوکی نہیں چاہیے، ان کو فوج کی موجودگی نہیں چاہیے، ان کو میڈیا نہیں چاہیے۔ Timber Mafia کو جنگل سے لے کر جہاں تک وہ لکڑی سپلائی کرتے ہیں ایک کھلاroute چاہیے۔ ان کو protection چاہیے، ان کو قانون نہیں چاہیے۔ طالبان بہت خوشی سے ان کو یہ protection فراہم کرتے ہیں، پیسے لیتے ہیں اس طرح Timber Mafiaکی عید ہے۔ Similarly, Afghanistan کے اندر جو insurgency کو support کر رہے ہیں وہ Narco Barons ہیں، جس میں حامد کرزئی کا اپنا بھائی بھی ملوث ہے۔ Narco Baronsکو بھی عام statusquo نہیں چاہیے، ان کو structuresنہیں چاہییں، ان کو filter کرنے والے ادارے نہیں چاہییں، ان کو accountability نہیں چاہیے، ان کو law enforcement نہیں چاہیے۔ اس بات سے قطع نظر کہ اس کا originکیا ہے، میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر focus کریں کہ what we have and what we have is a pretty big threat.

Madam Deputy Speaker: Mr. Waqar Nayyar.

جناب وقار نیئر: طلعت حسین صاحب میرا سوال role of the media پر ہے، اگر آپ local media پرنظر ڈالیں تو ایک بڑا adding to the confusion والا role ہے۔ جب سوات میں آپریشن ہو رہا ہو تا ہے تو اس کی اپوزیشن کی جاتی ہے، جب وہاں پر deal strike ہو جاتی ہے تو پھر اس کی اپوزیشن کی جاتی ہے۔ I think یہ جو ہیولہ سا ہے اس کو ہیولہ بنانے میں میڈیا کا بہت بڑا کردار بھی ہے جو آج تک یہ decide نہیں کر سکا کہ ہم apologetic ہیں، ہم liberal ہیں، ہم anti-terrorist ہیں یا ہم pro-terrorist ہیں، یا ہم military operation support کرتے ہیں یا اس کے خلاف ہیں، ہم امریکہ کو in broader prospective Afghanistan کے ایجنڈے پر support کرتے ہیں یا خلاف ہیں۔ جب تک یہ

media clarity پر نہیں آئے گی تو یہ کیسے expect کیا جا سکتا ہے کہ population or intelligencia کوئی meaningful conclusion draw کر سکیں گی اس پوری situation میں۔

جناب طلعت حسین: دیکھیں میڈیا کوئی جیتا جاگتا انسان تو ہے نہیں، وہ تو ایک instrument ہے اور اس instrument کے تحت جو آپ کی confusion reflect ہو رہی ہے وہ آپ کی سوسائٹی کی confusion ہے۔ یہاں پر tendency ہے کہ instrument کو ایک separate identity دے دی جائے۔ بلکہ terrorism کے اند یہ definitional confusion بڑی ہے -

Terrorism is an instrument and the whole world was saying counter terrorism, how do you counter an instrument. If you say your enemy is blitz screech, blitz screech in not your enemy, its not. blitz screech is a way to fight a war, similarly, terrorism is an instrument, right. So, how do you fight in instruments countering terrorism, no its countering terrorists. Similarly, media

کا اپنا persona تو ہے نہیں۔

Media comprises people who are drawn from the same society. They reflect mindsets and trends that prevail in your society. So, when you say that media is confused in essence you are saying then society is confused.

جتنے trends exist ہوتے ہیں وہ trends through media reflect کرتے ہیں۔ Accusation یہ نہیں ہے کہ میڈیا confusion create کر رہا ہے، accusation یہ ہونی چاہیے کہ میڈیا اپنی power کو استعمال اس طریقے سے کر رہا ہے کہ یہ confusions extenuate ہو رہی ہیں۔ یہ enlarge ہو رہی ہیں، یہ طے نہیں پا رہی ہیں - اس میں آپ کو بڑی interesting بات بتاؤں، ایک تو پہلے میں نے آپ سے یہ گزارش کی کہ سوسائٹی کے اندر complete debate نہیں ہے۔ سوسائٹی کے اندر بہت زیادہ confusion ہے۔ جب 13 definitions ایک دشمن کی ہوں تو اس میں یہ توقع کر نا کہ میڈیا صرف ان کو terrorist کہے گا، درست نہیں ہے جب قانون کے اندر آپ نے allow کیا ہوا ہے۔ اگر آپ peace deals کی بات کریں تو ریاست کا اپنا رویہ دیکھیں کہ جو لوگ peace deals کر رہے ہیں ان کے اپنے رویے دیکھیں، میڈیا جس طریقے سے ان کو رپورٹ کرتا ہے، سوات ہی کی deal آپ اٹھا لیں۔ سوات کے اندر پہلے انہوں نے کہا کہ یہاں پر مرکز سازش کر رہا ہے،

مرکز کچھ کرتا نہیں ہے۔ مرکز نے پھر وہاں پر آپریشن شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں آپریشن کر کے دیں مگر زیادہ بندے نہ ماریں۔ میں سادہ زبان میں یہ چیز آپ کو بتا رہا ہوں۔ زیادہ بندے کیوں نہ ماریں کیونکہ الیکشن قریب آ گئے ہیں۔ ان سارے لوگوں کو پیھوچار ویلی کے اندر encircle کر دیں۔ انہوں نے 2007ء میں ان کو encircle کر دیا۔ ٹھیک ہے جناب اب الیکشن ہوں گے اس کے بعد ہم ان کے ساتھ peace dealکریں گے، الیکشن ہو گیا، peace deal شروع کر دی۔ یہ وہی مسلم خان ہے جس کو بشیر بلور صاحب اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ نظریاتی طور پر عوامی نیشنل پارٹی کی کدھر ہے اور مسلم خان کدھر ہے۔ Can you imagine the ideological confusion it has created میاں افتخار سے پرسوں میری بات ہوئی، وہ کہتے ہیں کہ صاحب بڑا مسئلہ ہے میں ان کے کیمپ میں گیا تو میں دو دن بڑا depressed رہا کیونکہ ساری زندگی ہم نے کوشش کی تھی کہ اپنے آپ کو ایک سیکولر پارٹی یا ایک ideology کے ساتھ منسلک رکھیں، وہاں پر لوگ میرے ہاتھ چوم رہے ہیں کہ مبارک ہو کہ آپ نے شریعہ نافذ کر دی ہے۔ Imagine Mian Iftikhanr's dilemma that for all his life the sweat of his brow, his hard work of being shaped as a secular person is being greeted for having enforce Sharia. پھر انہوں نے کہا کہ پہلے والے معاہدہ کی بات کریں یہ صحیح نہیں چل رہا اب دوبارہ آپریشن کریں، دوبارہ آپریشن شروع ہو گیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ its not making a headway, if its not making headway lets try another attempt at enforcing Shariaپھر مرکز نہیں مان رہا تھا، جب مرکز مانا تو یہ deal ہوئی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ when policies flip-flop from peace and war from making friends and killing force. So, decisively and so completely in short span I tell you media itself gets very confused.شرف صاحب ایک تقریر کرتے تھے ، انڈیا کو کہتے تھے آپ کو شاید یاد ہو گا probably then you were too young. He made this famous speech in which he said I am telling the Indian lay off, and after that when Indian pilled up the pressure then نیپال میں وہ انڈین وزیراعظم کے ہاتھ ڈھونڈتے پھر رہے تھے کہ ان سے ہاتھ ملا سکیں۔

and we were just wondering should be treat Indians as an existential treat to Pakistan, if it is the case then the reporting and the use of terminology with regard to the Indians would have been totally different، or we treat them as people whose hand shake is so desired as was exhibited by our great Commando who was such a great nationalist that he insisted that only his head table Rani Mukarji should be seated. So, is Indian entertainment bad,

you banned Indian entertainment to your public and you bring Rani Mukarji on your head table because you love the Indian entertainment so much.

ریاست کی جو confusionہے اور اس ملک کے اندر subjects reporting کی جو confusion ہے ، اگر میں آپ کو وہ بتانے لگوں تو آپ مجھ پر تنقید نہیں بلکہ مجھ سے ہمدردی کریں گے۔

Madam Deputy Speaker: Mr. Ahmed Javed.

Mr. Ahmed Javed: Thank you Madam Speaker! Talat Sahib my question will be a kind of follow up to the role of the media

سوات کے اندر جو negotiations ہوئی ہیں اس میں generally the perception that I got from your discussion today was that there has to be a softer engagement and the military tactic has perhaps failed, if not failed at least there has not been very successful. میں پرسوں آپ کے پروگرام میں دیکھ رہا تھا کہ there was a general impression that I was being given کہ سوات کے اندر CD Shops بند کر دی گئ ہیں and people are using "Insha Allah" too much which is a sort of an indication that they are under threat of some sort. My question is that generally میڈیا پر ایک objection ہے which is my question کہ کیوں media اتنا وقت نہیں دیتا for a solution to work or for a proposed solution to work and why is there immediate criticism towards any action that has been taken may it be military action, may it be, why is there not enough time being given to the government for the solutions towards.

(Desk Thumbing)

Mr. Talat Hussain: I think that's the fair question and I accept the fact that there is instant desire to have in-depth understanding or do an in-depth analysis and then analyze it to death that happens. It is in the nature of the beast unfortunately, the 24/7 channel it is in the nature of the beast. It is not peculiar to the Pakistani media. It is everywhere you would go. Generally speaking you would find the media beast looking for a lot of

information to feast on and feeding this beast 24/7 round the clock through out the year and for years takes a lot of doing. Therefore, there is a tendency not just to analyze it to death but also to repeated to death. TV is nothing but repetition because its origin is in propaganda which is all about repetition and it has its down fall of the great plans and down side of the debate itself. There it jumps the gun too much does not allow that can have conducive environment to emerge. But in case of this particular Swat understanding, I can tell you that the media has been very supportive. In fact, the programme that you refer to, has this strain of thought that this is something that we need to change and for the state writ to come back this hard writ and the soft writ. You have to create space, in fact I have been accused, my channel has been accused of being too more loyal than the kings of this understanding they say that you are supporting too much. One liberal colleague Ms. Faryal Gohar wrote in one of the blocks

کچھ socialist blocks ہوتے ہیں

I was surprised to find that Socialists still exists in Lahore that is otherwise they do exist

انہوں نے لکھا ہے کہ یہ جو باتونی قسم کے anchors ہیں ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ کتنی بڑی concession ہے to the militant اور یہ اس کو defend کر رہے ہیں۔ ان کو پتا نہیں ہے کہ یہ militants انہی کو کھا جائیں گے۔

They are bad for their business as well, but anyway. So, there is a criticism that some section of media is overly supportive of this peace deal. Whether, it's a make of break thing what TV does, I don't think so. When in another forum probably I can engage with you on how powerful is the media it's a fascinating debate.

بعض اوقات آپ کو لگتا ہے کہ ہماری power بہت زیادہ ہے۔

In fact we are with the illusion because that how we will make money. You think we are very powerful.

جناب بلال صاحب چلے گئے ہیں ان کا ایک بہت اچھا لطیفہ ہے جو میں نے بہت ساری جگہوں پر دھرایا بھی ہے کہ ایک بندہ دوسرے سے کہتا ہے کہ آپ کے پاس پانچ سو روپے کا چینج ہے، دوسرا کہتا ہے نہیں لیکن

thank you for the complement that you are thinking that I have five hundred rupees. So, when you guys said that we are powerful we say thank you for the complement because you think we have this kind of power, we don't. The other side is that when the state decides to decide a matter in a particular way regardless over the media does the state does it.

یہ ریاست بہت powerful ہے، دو terms میں G.W. Bush تمام indications تمام analysis much of the media debate and was saying that you are fight in the wrong war. یہ نہ کریں، پہلے شروع میں تو انہوں نے hype generate کر دی تھی، وہ لڑتے رہے، لڑتے رہے، 06 trillion dollars or 09 trillion dollars کا debt چھوڑا ہے، لکھا تو 03 trillion dollars ہے لیکن شاید اس سے کہیں زیادہ ہو، ساری دنیا کو تہس نہس کر دیا ہے۔ جب ریاست کے ادارے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اس بات سے قطع نظر کہ anchor کیا کہہ رہا ہے۔ جناب مشرف صاحب کی یہ complaint ختم نہیں ہوتی تھی اپنے ایک انٹرویو کے بعد

quite literally he said this, his M.S was also there and my team was also there "you turned a third rate man into a hero by giving him media publicity" and I was just thinking which third rate man you talking about, I just interviewed you, but I did not want to say that because would be a tactical blunder

(Desk thumbing)

وہ ہماری کیسٹیں ہم سے لیتے ہیں، وہ ہمیں انٹرویو نہیں چلانے دیتے۔

He was referring to the Chief Justice and then very humbly and in not so humble tone I asked him did the media ask you to sham him out of the judiciary the way you did. ہم نے تو نہیں کہا تھا کہ آپ اس کو ٹانگ مار کر نکالیں ، اس کو SHO کے حوالے کریں اور اس کو دھمکیاں دیں۔ ہمیں تو پتا بھی نہیں تھا کہ وہاں پر کیا

But once you had made that blunder then the media ran with it ہو رہا ہے۔ and the media would run with it. Anywhere in the world

آپ انڈیا میں زرا تصور کریں کہ اگر ان کا Chief of Army Staff, Chief Justice کو ٹھڈا مار کر نکالے تو 24/7 coverage تو کیا 48/7 coverage کریں گے۔ I mean look at the scale of the events that happen in this country much of the coverages justified that way. لیکن ریاست نے جو کرنا ہوتا ہے، مشرف نے نہیں مانا تھا وہ نہیں مانا۔ اب میڈیا اگر اتنا ہی powerful ہوتا تو زرداری صاحب نے نہیں restore کرنا انہوں نے نہیں restore کیا۔ چیف جسٹس کی آپ مثال لے لیں imagine کریں کہ media is so biased and media is the mouthpiece of the lawyers ہم نے سب سے پیسے بھی لیے ہیں، ہم نے سب کچھ کیا ہے۔ کیا اس سے چیف جسٹس صاحب restore ہو گئے ہیں؟ So, either we are that powerful that we can make things happen or we are that powerless that despite our power we can't even get a simple Chief Justice restored. میڈیا کی اپنی بڑی limitations ہیں۔ ریاست when it decides to do things he does it on its own.

Madam Deputy Speaker: Syed Mohsin Raza.

Syed Mohsin Raza: Sir, you spoke on two issues at length one was the changing face of sovereignty and other was terrorism. Further you also speculated that the war on terrorism with the change in the U.S Administration would perhaps no longer be persuade with the same kind of zeal, this being their own perhaps economic restrain. Do you think that this would have some kind of impact on the changing face of our sovereignty would some aspects of it be restored which have been eroded due to this war on terrorism in the last ten years and how do you think on a secondary note that the media can make the Swat deal successful or it can work towards making the Nizam-e-Adal agreement successful in Swat.

Mr. Talat Hussain: Second part of your question first, again media can not make or break it. What media can do is to create more space for the two sides to engage with each other and that space is created by giving more space to the Swati peoples' voice, because it is not about Mulla Fazal

Ullah or Haider Khan Hoti, its about the people of Swat and if the people Swat are saying that

اس کی وجہ سے ہماری زندگیاں restore ہوتی ہیں تو کر دو۔

We have already delayed it too much. So, media can probably create a conducive environment by focusing more on the Swati people for the success of this, but ultimately frankly it will depend on how the Taliban respond to it and I have got my deep suspicion that they will not be responding to it in a constructive manner. Because that would mean subjecting themselves to the vary statusquo that they have rebelled against. They are practically change.

اگر ان کے پاس بندوق بھی ہے، ان کے پاس resources بھی ہیں، ان کے پاس محلات بھی ہیں جن کے اندر وہ پہلے کسی زمانے میں باہر ہوتے تھے، ایک نے مجھے بتایا کہ ہم پرچی لے کر باہر کھڑے ہوتے تھے اور اب اس محل میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

Why would they vacate them, but anyway that is the separate debate. We can create a conducive environment but we can not make or break it. ہماری sovereignty restore ہو گی یا نہیں ہو گی۔

Practically speaking, while the global aspect of war against terrorism is going to shrink it little become more definitive as to way the American intervene and how they intervene. The instruments and their command will also be changing. They will be using softer power more than the hard power and wherever the use the hard power it will be more methodic than the wide net thrown by the neo cons of the past. Unfortunately the focus of their war or the gravity of their was is going to be in our neighbourhood which is Afghanistan. The crucial test of whether our sovereignty will be restored or will be protected from further infringement is how the Barak Obama Administration deals with the threat in Afghanistan. The surge in the troops, tents were indicate that they will be use of powers that will be decisive. It will not be kid glove cut of treatment. At the same time, they are also thinking in terms of allocating more resources, so, I would wait and

see how they use their instruments in Afghanistan because that will determine what sort and shape of our sovereignty will exist.

اگر انہوں نے cross border raids کرنی ہیں اور enhance کرنا ہے تو پھر sovereignty کا کباڑہ نکلے گا، because the Americans are not going to ask us یہthat آپ کا border ہے and all that. آپ ابھی دیکھیں کہ وہ AF-PAK, its Afghanistan-Pakistan, پاکستان کو ہمیشہ hyphen کرتے ہوتے تھے انڈیا کے ساتھ it was Indo-Pak. وہاں سے de-hyphenate کیا اور ہمیں re-hyphenate کیا ہے افغانستان کے ساتھ۔ Now Pakistan is seen as part of the Afghan region اور اگر آپ terminology دیکھیں کہ they don't use the word "border" they say "border region" border region is a very ambiguous term because it does not allow for the definitive nature of the borders existence. جب border regionکی بات کرتے ہیں، جب violate کریں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم تو اس region میں ہی operate کر رہے ہیں۔ So, I would be watching their policies conduct in Afghanistan very carefully that will determine.

Madam Deputy Speaker: Mr. Abdullah Khan Leghari.

Mr. Abdullah Khan Leghari: Sir, My question is that considering the situation of Pakistan right now and the historical facts, do you think that we have actually sideline the economic issue, the social backlash in that region and do you think it's a greater agenda behind all this

ان کو ایسے تو مسلح نہیں کیا جارہا ہے، ظاہر ہے ان کے resourcesبھی ایسے نہیں آرہے ہیں۔ اگر local timber mafia ہے تو صرف وہی ہے اور کوئی نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ کیا موجودہ حکومت under the great leadership جو اس وقت تشریف رکھتے ہیں آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم کسی بھی peace negotiation کی طرف جائیں considering کہ ہم نے previously بہت سے معاہدے خود بھی توڑے ہیں، چاہے وہ Musharraf regime ہو، چاہے وہ موجودہ so called democratic regime ہو۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ practically یہ ممکن بھی ہے۔

جناب طلعت حسین: اے این پی والے کہتے تھے کہ یہ نہ ہو کہ ہمارے ساتھ بھی بھوربن ہو جائے۔ ANP has stuck its neck out on this agreement. They have taken a stance which is ideologically very difficult to take for ANP. They

اب زرداری صاحب اس کو honour کرتے ہیں کہ نہیں have shown a lot of spine. my understanding of the agreement is that اس announcement سے پہلے زرداری صاحب ، اسفندیار ولی اور Army Chief alongwith others had couple of sessions and everybody agreed that this is the way it is to be done but then کرتے کوئی حدیث تو نہیں ہے۔

(قہقہے)

یہ اس طرح کہہ رہے ہیں کہ جیسے ان کو حدیث کا بڑا احترام ہے۔ I don't know there is a question mark, but I guess it will be difficult for Pakistan people's party government to wriggle out of this one because this is not just a political agreement, this involves a crucial part of the war against these people or the struggle against these people. تو میرے خیال میں زرا مشکل ہو گا۔ There is a greater question mark over their ability to actually pull it off. دیکھیں اگر آپ یہ معاہدہ کروا بھی لیتے ہیں، space لے بھی لیتے ہیں تو یہ عدالتیں جن کے اندر سمن جو ہے وہ ڈھائی ڈھائی مہینے لوگوں تک پہنچتا ہی نہیں ہے۔ وہ پہنچتا ہے آگے سے وہ پیسے دے کر کہتے ہیں یار کہہ دینا کہ میں نہیں ہوں۔ جہاں پر بیلف کے اتنے مسائل ہیں، جہاں پر اجراء کا کوئی طریقہ نہیں ہے، جہاں پر Staff پور ا نہیں ہے، چاہے آپ ان کو قاضی عدالتیں کہیں یا Session Judge کی عدالت کہیں، وہاں پر تو یہ مسائل رہیں گے۔ The challenge really is کہ آپ اس system کو جس سے لوگوں کو deliver---- دیکھیں لوگ عمومی طور پر they are very secular minded. ان کے ذہن میں یہ نہیں ہوتا کہ شرعی عدالت سے ہمیں انصاف مل رہا ہے یا زرعی عدالت سے مل رہا ہے۔ وہ عسکریت پسند یا شرعیت پسند، یہ عمومی طور پر نہیں ہے۔ ان کو تو چاہیے کہ their work should be done اور جہاں پر آپ service delivery improve کریں گے وہاں پر اس قسم کے تجربات ہیں وہ بہت کم ہوتے ہیں۔ میرا اپنا خدشہ یہ ہے کہ جب آپ کو space ملے گی بھی تو اس وقت حکومت کے پاس performکرنے کی capacity نہیں ہے ۔ جس طرح آپ کا تعلیم کا بجٹ تو بہت کم ہوتا ہے لیکن آخر میں آ کر اس میں سے بھی آدھا utilize ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ So, I don't know whether the problem is with lack of funds or utilization of funds. آپ نے پہلے کہا کہ ان کو funds کہاں سے ملتے ہیں۔ When you have a complicated Timber mafia situation like this funding will be available from all around. کی مقامی مثال تو میں نے آپ کو دی۔ The foreign funding is massive, it is unbelievable what the Russians are doing in this area? The Russins are

saying that you and Americans defeated us in this region and now you have come to this part of world with us in the upper hand. Russians thanks to the oil bonanza they are loaded with cash. The two economies that have no problem of cash one is Chinese the other one is the Russians and of course certain Middle Eastern countries have also made a lot of money. ان کے پاس پیسہ بھی ہے، ان کے پاس strategic advantage بھی ہے اور ان کے پاس ایک تاریخی موقع بھی ہے to teach all of us a lesson. Foreign funding بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ Iranian presence بہت زیادہ ہے۔ جب Iranian presence ہو گی تو سعودی presence بھی زیادہ ہو گی۔ پتا نہیں کہ Saudi presence کی وجہ سے Iranian presence آئی یا ان کی وجہ سے۔ So, the Russians are there, the Americans are there, it's a lethal mix which makes the challenge even grimmer, its bad enough to deal with the powers of the timber mafia imagine these funding that is coming from the outside. So, I agree with you its not just timber mafia.

Madam Deputy Speaker: Miss Maria Ishaq.

Miss Maria Ishaq: Thank you, my question is that in an era when all of us are living in a globalize society اور دوسری بات یہ کہ جب پاکستان کو ہم consider کرتے ہیں تو جیسا کہ آپ نے کہا کہ media terrorist and judiciary terrorist ہیں۔ اب جیسے کہ ہمیں بھی youth terrorists کا نام دے دیں تو how you do think what should our role be in combating terrorism جبکہ terrorism کی ہمارے پاس اتنی زیادہ definitions ہیں and what sovereignty should mean to us right now, because sovereignty for us is having absolute in supreme power resting with Allah and then with the actors of state, لیکن جبکہ ہماری اپنی state ہمارا میڈیا everybody is confused, what role should be play. Thank you.

Mr. Talat Hussain: First you should not watch TV that is what you could do to restore your mental sovereignty, because it is infringed by the external forces and media happens to be one of them on a serious note. Some time complex situations have very simple answers and all this definitional confusion that has raged for such a long time could probably settle down to a simple theory which is there are groups that break the law, there are groups that abide by the law as people as products of a system that

has benefited hugely from subscribing to the theory of law. We have to come from that end of the spectrum where law is supreme, where law has to be respected. دہشت گردوں کا جہاں تک معاملہ ہے ان کی definition آپ کچھ بھی کر دیں۔ The fundamental principle assessing the conduct of any group any individual has to be whether it is subject to the law or not, that is point one. That will clear a lot of confusion. Number two, the debate has to be the law that we ask to be supreme is it a good law or not, but that is a legal debate. صرف اس وجہ سے کوئی exist کرتا ہے does not mean کہ اس کو آپ question نہیں کریں، you should be subject to that law but you have the right the to question that also improve the quality of that law, because there are good laws and there are bad laws.

اس میں آپ law تبدیل کروائیں۔ مثلاً سوات کے اندراگر لوگوں کو شرعی نظام کے تحت speedy justice نہ ملی تو قانون کی implementation میں خرابی ہو گی، اس کو improve کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر فاٹا کے اندر لوگوں کو ان کے حقوق نہیں ملے تو debate یہ ہونی چاہیے کہ جو وہاں پر FCR prevail کر رہا ہے اس کو آپ remove کریں، remove کر کے کیا چیز لے کر آئیں اور وہ کتنا اچھا قانون ہو گا۔

So, if you bring the debate back to the table of law I think much of the confusion will be cleared and your role will also become very clear. What is your role? your role is to promote the rule of law and keep on debating the nature of law, there are two things because آپ تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مارشل لاء بھی تو ہوتا ہے، وہ بھی تو قانون ہے اور آپ کہہ رہے ہیں subject yourself to the law what about subjecting yourself to the martial law but I said there is good law and there is bad law, martial law is not legally sanctioned. The many of us have a tendency to simply not take the constitution seriously. As a Pakistani my head hangs in shame not because the American drones violate my sovereignty my head hangs in shame because the man who violated the constitution twice moves around as a free citizen in this country and he holds press conferences and he wax philosophical about democracy and he teaches people, lessons about good governance, this tin-pot dictator Bush’s side kick is telling us how to govern ourselves whereas

in the constitution it is absolutely, abundantly, unequivocally and other such intensifiers thrown in clear that you break the constitution is high treason, I mean there is no debate on that and you can debate the quantum of punishment allocated for high treason but you can not debate the fact that high treason. Somebody who has committed high treason twice lives a stone thrown away from here in Chak Shahzad and thing to me that's a great shame and that's because we have not been able to settle the internal debate whether we want to abide by the law or not what was the problem with Bill Clinton not because he did what he did but because he lied.

ہم نے تو اس کو moral aspect سے دیکھا کہ جناب دیکھیں کہ یہ بڑا-----

I was there when the debate was raging. It was not about his silly affair with that silly girl, no, no, it was that he said whose that girl and then he said, yes I had an affair with that girl. So, it was the lie and the American President was not supposed to be lying, it is legally not permitted to lie. So, that was the debate and that's why frankly despite their problems those societies will be able to come back and we despite our potential are on hurtling down on this slide. Go back to the law.

Madam Deputy Speaker: Honourable Members please be very brief for their questions and do not emphasis on the background of the question because all of us believe that Mr. Talat Hussain is intelligent enough to know what is the background of the question. So, please be very brief.

Mr. Talat Hussain: Thank you for the complement.

Madam Deputy Speaker: Actually here all of us believe that. Honourable Ch. Usman.

Ch. Usman Ahmed: Thank you very much, I would like to ask few questions very briefly, Talat Sahib Napoleon Bonaparte one's said how many things apparently impossible have nevertheless been performed by

resolute man who had no alternate but death. Same concept with you mentioned in your speech that the idea can not be defeated it can be neutralized, it can be defused

تو سوات actions کس حد تک effective ہو سکتے ہیں، basic idea کو defuse کرنے کے لیے firstly, secondly ہمارا local media ایک فوج کی صورت میں ہمارے پاس ہے لیکن کیوں counter and influence نہیں کر سکتا international media کو۔ یہ خبر CNN پر تو چل جاتی ہے کہ ایک مقامی ٹی وی کے دفتر پر پولیس کی raid ہوئی مگر یہ نہیں چلتی کہ جب کسی چینل پر سوات کے مسئلہ پر positive manner میں discussion ہو رہی ہوتی ہے تو دوسری طرف طالبان agreement دکھایا جاتا ہے اور پاکستانی forces کی writ قائم نہ کر سکنے کی ability دکھائی جا رہی ہوتی ہے and the last one let's don't break the balloon جو آپ کہہ رہے ہیں کہ within Pakistan صحافیوں کا influential ہونا، وہ ہم دیکھ ہی چکے ہیں۔ 12th May, 2007 کا حادثہ جب آپ خود اپنی ٹیم کے ساتھ hostages اپنی ہی بلڈنگ میں بنے ہو ئے تھے اور آپ کے اپنے comments کہ I am calling to the responsible authorities but nobody is picking my phone اگر Scotland Yard جیسی کوئی authority آپ سے evidence مانگتی ہے because you had the footings of those of that day جس میں بہت ساری چیزیں اور بہت سارے evidences ہیں، I don't want to talk more about that, would you support them or not. Thanks a lot.

Mr. Talat Hussain: Do you know that what the theory of Musharraf's about 12th May, they said that 12th May did not happened. They said it was all of concoction of Aaj TV because we were in the game of ratings میں تھے، یہ تو انہوں نے ڈرامہ cross fire اور کوئی گولی نہیں لگی تھی یہ تو آپ لوگوں نے خواہ مخواہ کیا ہوا تھا۔ کچھ نہیں ہوا تھا and then Musharraf said that ایک propaganda بنا کر ایم کیو ایم کی کمر دیوار سے لگا دی ہے۔ In the same stride in which he accuse me of popularizing a third grade man Mr. Iftikhar Muhammad Chaudhry. So, the second crime that you committed was that you have put the MQM against the wall and if the MQM were to become the MQM of the 90s this country will disintegrate, his words. I was just thinking if the state of Pakistan about to become the state of the 90s the MQM would no way to run.

on 12th May incident I have abundant evidence, I have people on camera firing straight on our building, I have footage of our office building peppered with bullets which was slightly stronger than T.T Pistols and I have footage of snipers surrounding our offices if somebody ask me for the footage I will give them the footage. Its very unlikely that any institution will ask for that footage because right now the focus is on religious terrorists the non-religious terrorists are not in the focus. Yes, if they ask for the evidence I will give them the evidence.

آپ کا پہلا سوال بہت relevant ہے جس میں آپ نے ذکر کیا کہ how can the idea be
defeated. The gene is already out of the bottle let me tell you that. What is
happening in Swat away from the debate for the militants are doing is no
less than practically a social revolution I would say. کیونکہ social statusquo وہ
embed ہوتا ہے آپ کی distribution of wealth کے اندر، distribution of prestige
کے اندر، distribution of role کے اندر، وہ تینوں کے تین سوات کے بعض علاقوں میں
تبدیل ہو گئے ہیں۔ Wealth distribution تبدیل ہو گئ ہے کیونکہ جن لوگوں کی زمینیں تھیں
ان کو وہاں سے بھگا کر انہوں نے زمینوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ Distribution of power اس
کے ساتھ تبدیل ہو گئی ہے کہ جو خان خوانین وہاں سے بھاگ گئے ہیں ان کی جگہ پر نئے
لوگ آ گئے ہیں۔ Distribution of prestige change ہو گئی ہے کیونکہ پہلے prestige
was based on your pedigree and ancestry, now it is based on the power that flows from the barrel of the gun. AK-47

آپ کے پاس ہے، سترہ سال کا لڑکا ہے، پانچ سو روپے اس کو دن کے ملتے ہیں، اس کو
قائم کرو۔ وہاں پر وہ جا کر ایک آدمی writ کہتے ہیں کہ فلاں محلہ تمہارا ادھر جا کر اپنی
کو مارتا ہے سات سو کا محلہ چپ کر جاتا ہے وہ کہتا ہے wow, that is all he takes to
establish my writ so, here is my writ. So, anybody speaks I kill him. Its no less than a social revolution over there because the deprive people suddenly fined a way to assert themselves of course they are being manipulated, there is no doubt about it, they have been used, they have been exploited but the point is they are out there in thousands, they say if economic protection and salvation means long hair that's great. I am from a distance I will look like

a rock star any way میرے پاس، میرا مسئلہ کیا ہے تو the world is my oyster. I was in Bajour I went there couple of months agoتو وہاں پر ہمیں training camp لگے tinted glasses آئیں ان پر suddenly two Toyota corollas کے اندر لے گئے۔ ہوئے اور انہوں نے اونچی آواز میں ان کے اندر تلاوت لگائی ہو ئی تھی۔Three young boys rolled out of those corollas and they were driving like mad. پاگلوں کی طرح چلا رہے تھے۔ کندھے پر AK-47 riffle ڈالی ہو ئی ہے اور جیسے gangsters paradise میں آپ دیکھتے ہیں اس طرح they were moving around and I was just thinking that how is this different from down town alley except for the religiosity of it. The rest is the same youth with guns, with motor cars and great mountains and a sense of adventure. تو اس idea کو defeat کرنا is very difficult, but I still believe that the state has the power to create stakeholders in a rewarding statusquo, youth کو آپ نوکریاں دیں گے تو وہ نوکری کو prefer کرے گا to adventure. Youth کو آپ موقع دیں گے تو ہو سکتا ہے کہ 25% پھر بھی اس طرف جائیں گے جس طرف ان 75% کر جائیں مگر drift پھر بھی اس طر ف ہو گا۔ لوگوں کو اگر آپ عدالتوں سے انصاف دیں گے تو یہ عین ممکن ہے کہ career کا شرعیہ عدالتوں کا مطالبہ وہ ترک کر دیں یا طالبان کی عدالتوں میں نہ جائیں۔ لال مسجد کے باہر جو عدالت لگی ہو ئی تھی وہ کیا کہتا تھا، وہ کہتا تھا کہ ہمارے پاس ہزاروں لوگ آتے ہیں، ہمیں پرچیاں دیتے ہیں کہ ہمارے کام نہیں ہوتے، ہزاروں نہیں تو سینکڑوں تو آتے ہوں گے لیکن لوگ تو ہیں۔ لوگوں کے عدالتوں کے بڑے مسائل ہیں اور انصاف نہیں ملتا۔

If the state is able to use its formidable power that idea can not be put back into the bottle. Its already out but it can certainly be contained in neutralized after Swat it can be Dir, you don’t want Dir to fall prey, you don’t want Buneir it happen to Buneir, you don’t want this happen to Chitral. So, you move in Chitral, move in Dir, move in the surrounding areas and give people that stake in the statusquo that will prevent this idea from expending. I think that will be fair.

Madam Deputy Speaker: Mr. Waqas Aslam Rana.

Mr. Waqas Aslam Rana: Sir, I will just be very brief, if we just review history we have seen that every super power has needed a monolithic enemy, I mean Hannibal was the enemy for Rome, the USSR

was the enemy for the USA and Europe. So, in that context, are Islamists the new monolithic enemy for the USA and Europe that they actually need to survive and to keep themselves as a cohesive unit from within and will that morph from the an enemy being non-state Muslim actors to being certain Muslim State actors. So, I mean in that context, does not Pakistan need to make a decision now on how for we are ready along with this new paradigm shift and keep ourselves attached with the USA and its illegal occupation of Afghanistan.

Mr. Talat Hussain: The idea that the Muslim terrorism has been used to further west's own interests legitimate, I believe that this bogy has been blown out of all proportions to pursue global agendas access to markets, physical access to routs through which vital or life line of the modern economy is to flow. There is no doubt about that, that this has been used for global purposes. Whether it will now become a self-fulfilling prophecy the non-state actors taking over states and states threatening them. I don't think that is going to be happening because the USA and the West has moved at two fronts very intelligently, on the one hand they have engaged with the Muslim States at on official level and kept them under their control and therefore, most of the American basis at this point of time happen to be located in the Middle East.

جہاں سے الجزیرہ آتا ہے وہاں پر امریکیوں کی سب سے بڑی base ہے۔

Its quite amazing, Aljazeera is a great channel that we have. Qatar they have a massive, massive base. Will the Muslim states take the challenged to the USA, I don't think so, that will not happen. There are two integrated into the global system for that to happen.

میرا تو اپنا یہ خیال ہے کہ شاید امریکہ اب یہ ایجنڈا آہستہ آہستہ ترک کرنا شروع کر دے گا۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ suddenly they have discovered the true side of humanity, اس کی وجہ یہ ہے کہ its becoming economically unviable. There in dire economic straits ابھی تو انہوں نے group surge وغیرہ تو commit کر لی ہے،

sustaining this is going be a huge, huge financial ask and I don't think that the Europeans are going to play ball, monolithic enemy presupposes a monolithic counter وہ monolithic counter نہیں ہے- Within the West there are lots of divers voices. آپ نے کہا کہ the illegal occupation United Nation Security Council mandated ہے- American operation is illegal اس کا international sanction نہیں ہے لیکن اس پر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کرزئی نے invite کیا ہے- So, operation enduring freedom جو امریکن conduct کرتے ہیں وہ UN Security Council کے زمرے میں نہیں آتا ہے، that is illegal from our point but the Europeans are not going to play ball, they are not going to commit themselves endlessly to sending troops in Afghanistan. وہ Europeans پوچھتے ہیں کہ ہمارا اس میں کیا قصور ہے why should our shoulders be dying. The German Parliament two months ago sanctioned there presence in Afghanistan but pulled out their presence from the operation enduring freedom by the way. انہوں نے American led operation اس میں سے انہوں نے اپنے آپ کو detach کر لیا ہے اور جو UN led ہے اس کے اندر اپنے آپ کو رکھا ہو ا ہے، and more of that will be happening. So, I would say this bogy is going to be deflated. ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے area کے اندر یہ جو چیز چھوڑ گئے ہیں like the last war it is becoming a big monster جس طرح پہلے ہوا تھا، پہلے drugs and Kalashnikov یہ سارا کچھ چھوڑ کر گئے تھے، ضیاء الحق چھوڑ کر گئے تھے اور اب یہ اتنا بڑا internal war کا bogy اور جنرل مشرف چھوڑ کر چلے گئے ہیں You have to deal with them.

Madam Deputy Speaker: Honourable Zahid Ullah Wazir.

Mr. Zahid Ullah Wazir: Thank you Madam Speaker, my question is regarding sovereignty. Sir, we know that concept of sovereignty is a very much contestant one and its definition was difficult and now it is more difficult after the new liberal globalization and complex of independence but one of the definitions of sovereignty is that is the highest decision making power and this highest decision making power came into the hands of the state after treaty of west failure in 1648 and it has two aspects, one is internal sovereignty and the other is external. Internal sovereignty is the

supremacy of the state over all individuals and association of the individuals and external sovereignty is independence from any outside control. Now I come to the drone attacks, the drone attacks that shows us U.S. sovereignty, we say that it is violation of our sovereignty, but where is your sovereignty, our own servicemen they are unable to go their places of duties carrying their own service cards. They are unable to drive those cars which are given to them by the state. Where is writ of the state. We are fighting Taliban and you say sir, that the malaise so deep and the situation is very grim. The threat is from within if Americans are killing Al-Qaeda and Taliban for us and we are also carrying out operations to kill and eradicate these. Is it not convergence of interest and should we not enter into an arrangement so that there is no question of violation of sovereignty.

Mr. Talat Hussain: This is very important question in fact you have asked the question which is going to be the most important question Chief of Army Staff General Kiyani will be asked in the U.S and will be asking in the U.S as he leaves for the tour today. What is the gray area where we can converge

precise drone attacks, coordinated drone attacks on اور میرا اپنا خیال یہ ہے کہ
targets which are beyond our state's reach is going to be the general point
وہ اس سے of consensus in my point of view that debate over sovereignty
Because clearly this state does not have the capacity ۔کریں گے decide علیحدہ
اور نہیں کر سکتے target اگر آپ ان کو to reach people like Bait Ullah Mehsood.
ہم یہ assume کرتے ہیں کہ آپ ان کو target کرنا چاہتے ہیں اور نہیں کرسکتے تو پھر آپ
internally آپ نے کے پاس کیا alternative رہ جاتا ہے، آپ نے جنگ بھی لڑنی ہے، آپ نے
secure بھی کرنا ہے تو آپ کو trade off تو کرنا ہو گا۔ Internal sovereignty کی جو
how do you restore internal sovereignty by compromising the ہے کہ debate
on drone attacks there will be an میرا خیال یہ ہے کہ external sovereignty.
agreement. Whether there should be an agreement or not is a separate debate but there will be agreement.

Madam Deputy Speaker: Thank you very much sir for your presence here today and for giving valuable insights to all of us. I would request the Minister for Information and the Shadow Minister for Information to please come up on the stage and present the souvenir to our Honourable guest today.

Desk thumbing)

(At this stage the souvenir was presented to the Honourable guest)

Madam Deputy Speaker: We will take 15 minutes break for tea and the Session will continue after that.

(The House was then adjourned for tea break for 15 minutes)

(The House was reassembled at 1:20 P.M. after the break

with Madam Deputy Speaker in the Chair)

RESOLUTION

Madam Deputy Speaker: The third item on the agenda today is a Resolution by Mr. Waqas Aslam Rana, Mr. Ahmed Noor, Mr. Imdad Ullah, Mr. Muhammad Khalil Tahir, Syed Waqas Ali Kausar and Mr. Muhammad Rafique Wasan. Any one of you wants to talk about the Resolution. O.K. Mr. Waqas Aslam Rana.

Mr. Waqas Aslam Rana: Thank you, I will first just read out the Resolution. "This House believes that our relationship with USA vis-à-vis 'war on terror' should be reviewed in light of Pakistan's strategic interests. Furthermore, the government must seek to negotiate with all militant elements ready to lay down arms so that the military deployment can be gradually reduced".

میڈم سپیکر: اس بات میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ جس جنگ میں اب ہم پھنس چکے ہیں. we can not role back on it completely. نہ ہی ہم امریکہ پر جنگ declare کر

However, Honourable ۔سکتے اور نہ ہی ہم complete U-turn لے سکتے ہیں abundantly clear that we can't جو حالات سب کے سامنے ہیں ان میں Speaker! continue to follow the same course which we have been doing for the past this policy اس میں پہلی چیز جو دیکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ three or four years. was approved and executed by the previous government specifically by the as far as I am concerned اس میں national consensus نہیں تھا، former General نہ ہی وہ parliament sovereign تھی اور نہ ہی ایک بندے کو یہ اختیار تھا کہ وہ ملک کی------

Madam Deputy Speaker: Order in the House and please listen to the respectable Member carefully.

جناب وقاص اسلم رانا: کہ وہ پورا ملک کی destiny define کرے۔ جو situation اب ہے وہ یہ ہے کہ جو لوگ لڑ رہے ہیں فاٹا میں یا سوات میں یا پاکستان کے باقی علاقوں میں that is not just religious extremism اس میں ایک بہت بڑا factor Pakhtoon nationalism کا بھی ہے جو افغانستان سے spill over کر کے ہمارے علاقوں میں آ چکا ہے۔ اس کی damage and cost وہ سب کے سامنے ہے، military casualties, civilian casualties internally displaced people جن پر اس ایوان نے debate بھی کی ہے۔ اس scenario میں جب آپ یہ بھی add کریں کہ ہماری sovereignty آئے دن violate ہوتی ہے اور ایک طرف ہمارے Defence Minster یہ کہتے ہیں کہ ان کو counter کرنے کی ہمارے پاس capability نہیں ہے، but on the other hand serving Chief of Air Staff ان کا یہ بیان ریکارڈ پر ہے کہ air force if the commanded by the government can shoot these planes down any minute and given day of the month تو اس یہ show یہ ہوتا ہے کہ ہماری موجودہ حکومت میں there is lack of clarity, lack of understanding ایک confusion ہے شاید انہیں خود یہ پتا نہیں ہے کہ انہوں نے کرنا کیا ہے۔ میں ایک مثال آپ کو دوں گا کہ کچھ ہی مہینے ہوئے ہیں کہ پارلیمنٹ نے on this topic ایک متفقہ Resolution pass کی تھی saying almost the same thing جو آج ہم نے کہا ہے کہ آپ اس پالیسی کو renew کریں۔ جو لوگ آپ کے ساتھ negotiate کر نے کے لیے تیار ہیں ان سے negotiate کریں اور پاکستان کے interest کو سامنے رکھتے ہوئے پالیسی کو آگے لے کر جائیں۔ ہم نے اس پر ابھی تک ایسا کوئی practical step نہیں دیکھا کہ اس unanimous Resolution کو implement کروایا جائے اور ہمارے پارلیمنٹ کا یہی ایک بہت بڑا failure رہا ہے اور دوسری

Parliaments میں اگر آپ کو یاد ہو کہ 9/11 کے بعد Turkish Parliament refuse to give USA access of its air space and its land routs and because of the strength of the Turkish Parliament Americans کو وہاں سے access نہیں ملا تو کیا فائدہ ہماری democratic Parliament کا کہ اگر اس کی ایک unanimous Resolution پر بھی کوئی action نہیں ہو گا۔ آخر میں ایک بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری اس پالیسی کا economically بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اگر ہمیں امریکہ کے behalf پر جنگ لڑنے کے بعد بھی IMF سے قرض لینا پڑتا ہے تو میرے خیال ہے کہ یہ ایک complete strategic failure ہے۔

اب میں کچھ recommendations دوں گا جو کہ میرے خیال میں بہت ضروری ہیں، اس وقت جو present government ہے، جو majority political stake holders ہیں، جو high ups of armed forces they need to sit together and chalk out a new strategy کہ کن militants سے reconcile نہیں کیا جا سکتا، ان کے خلاف بالکل آپریشن کریں لیکن بہت سے ایسے segments بھی ہیں جو صرف اس لیے لڑ رہے ہیں کہ they have been caught in the cross fire تو ان سے negotiate کرنا بہت ضروری ہے اور جس حد تک ہو سکے ہمیں اپنی military کو ان علاقوں سے withdraw کرانا پڑے گا۔ very importantly فاٹا کے علاقوں میں جس کی وجہ سے فاٹا کو آگ لگی کہ جب ہم نے 2004 and 2005 میں ہم نے وہاں پر massive troops deployment کی تو وہاں کے traditional elders تھے، جو وہاں کے political power brokers تھے ان کی power ایک دن میں ہم نے erode کر دی اور ایک political vacuum create کیا جس کو طالبان اور ان militants نے استعمال کیا اور آج ہم اس situation میں ہیں۔ ہمیں فاٹا اور ان علاقوں کو broader Pakistani state framework اس میں واپس لے کر آنا پڑے گا۔ آخر میں ہمیں اپنی 80s and 90s کی جو policies تھیں اس طرح کی activities کو support کرنے کا اور funding کرنے کا ان کو بھی تبدیل کرنا پڑے گا۔ آج کل کی دنیا ہمیں یہ اجازت نہیں دے سکتی کہ ہم ان policies کو continue کریں۔ آج تو ہم کشمیر کاز کو بھی اس طرح support نہیں کر سکتے جس طرح ہم کرتے تھے تو for a long term solution ہمیں یہ بنیادی تبدیلی بھی لانی پڑے گی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, each Member gets three minutes to speak from now.

جناب وقار نیئر: جناب والا! میں point of information raise کرنا چاہوں گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی وقار صاحب۔

جناب وقار نیئر: آج جس طرح وزیر صاحب نےبات کی تھی کہ جب آپ اپنی internal sovereignty border regions پر establish نہیں کرسکتے تو General D. Patrus کی press conference پر توجہ دیں جو انہوں نے کچھ عرصہ پہلے کی تھی جس میں انہوں نے باقاعدہ ایک list share کی تھی of the Al-Qaeda leaders who have actually been killed in the border regions of Pakistan تو پھر آپ یہ کس طر ح justify کر سکتے ہیں کہ ان کے خلاف action نہیں کرنا چاہیے، because there is consensus that we need to fight Al-Qaeda within our territories also. جب ہم internally sovereignty establish نہیں کر سکتے تو somebody needs to take care of this problem for us. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you, Honourable Mr. Abdullah Zaidi you are not on you seat and I have your name on the list. Please move to your seat and then you get a chance to speak. Yes Waqas Sahib.

جناب وقاص اسلم رانا: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا clear کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی statement میںexactly یہ کہا تھا کہ I am not proposing a complete withdrawal from FATA and all those areas because وہاں پر ایسے elementsہیں جو ہمارے ساتھ کبھی reconcile نہیں کریں گے۔ My point is that ہمارا اتنا extensive military set up ہے it is my opinion اور بہت سے لوگوں کے خیال میں it is perfectly capable of dealing with these people then why do we have to ask the U.S to do everything which we can and should

Madam Deputy Speaker: Thank you, Honourable Abdullah Zaidi.

Mr. Ahmed Javed: On a Point of Order Madam.

Madam Deputy Speaker: Yes Mr. Ahmed Javed Sahib.

Mr. Ahmed Javed: Thank you, Madam Speaker once again I would just like to seek your clarification Points of Order پر کیا ہم تقریریں کر سکتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: احمد جاوید صاحب آپ تقریر نہیں کر سکتے its actually a violation of law but in order to get the speaker attention you can raise a Point of Order and by the way he said Point of clarification not Point of Order. Yes Abdullah Ghazi.

جناب عبداللہ غازی: شکریہ جناب سپیکر صاحبہ۔ سب سے پہلے میں blue party کو مبارکباد دینا چاہوں گا کہ یہ Resolution ان کی طرف سے آئی ہے it really make sense, its commendable. اب میں اس Resolution پر بات کرنا چاہتا ہوں، میڈم سپیکر! میں سب سے پہلے فاٹا کے علاقوں کی بات کروں گا کیونکہ یہ جنگ فاٹا اور اس کے surrounding علاقوں سے شروع ہوئی تھی اور ابھی تک جو problem ہے، it lies over there. اب تو صورتحال انتہائی سنگین شکل اختیار کر گئی ہے۔ اگر فاٹا کی situationکا in-depth analyses کیا جائے تو کوئی تین دھائیوں پر محیط literature پڑھنا پڑے گا اور میں ایک چھوٹی سی summery دینا چاہوں گا کہ اس سے پہلے Russia went to Afghanistan اور پھر امریکہ کے لیے ایک window of opportunity کھل گئی اور امریکہ نے ساری خدائی forces کو recruit کرنا شروع کر دیاساری خدائی forcesغیر خدائی communists کے خلاف یکجا ہو گئیں، انہوں نے روس کے مقابلے کے لیے Tajiks, Uzbeks, Libyians, Saudis, Afghanistan National and Pakistani nationals کو recruit کیایہ کون لو گ تھے جو recruit کر رہے تھے، یہ وہ لوگ تھے جو جیلوں میں جل رہے تھے یا انہیں death sentences ہو گئی تھی یا پھر ان کو ان کے ممالک سے سیاسی طور پر banish کر دیا گیا تھا۔ خیر ان سب نے مل کر روس کو شکست دے دی۔ روس disintegrate ہو گیا اور کوئی بیس سال بعد ان terrorists کو curb کرنا شروع کیا تو انہوں نے ایک blow back or in the shape of 9/11 اور اب امریکہ نے وہی غلطی کی جو روس نے کی تھی اور اب روس ان کے پیچھے افغانستان میں آن پہنچا۔ فاٹا میں Durand Line کے دونوں جانب ایک area ہے Shawal mountains کا یہ South Waziristan سے نیچے North Warizistanاور اس سے بھی اوپر تک محیط ہے، یہ بہت بڑا علاقہ ہے۔ یہ tough terrainہے۔ یہاں پر cavesہیں اور اس کے پیچھے Shawal Forest ہے۔ یہ علاقہ وہ ہے جہاں پر British Rajتین Afghan-British wars ہارا ہے۔ بلکہ British Raj was hit like lame duck یہاں پر روس ہارا ہے۔ یہ gorilla warfare کے لیے heaven ہے۔ یہاں پر ابھی تک یا تو آپ through cluster missiles colossal damage کریں یا پھر آپ فوج لے کر جائیں لیکن آپ کی forces sitting ducks کی طرح ہیں۔ وہ یہاں پر ماری جاتی ہیں اور ابھی تک پاکستانی فوج اور نیٹو یا امریکی فوجیں اس میں operate نہیں کر رہی ہیں۔ یہ تو ایک چھوٹی سی مشکل ہے فاٹا کے علاقے کی۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ فاٹا کے کے بعد اب چمن میں آ جاتے ہیں۔ 2004ء میں حامد کرزئی نے یہ کہا تھا کہ Chaman is now the new hub of Taliban and Al-Qaeda's activities ہم سب جانتے ہیں کہ چمن اسمگلنگ کا بھی hub ہے۔ وہاں پر آپ آپریشن اس لیے نہیں کر سکتے کیونکہ بلوچستان میں ویسے ہی آپریشن چل رہا ہے یہ ایک اور مشکل ہے۔ اب تو بلوچ لیڈر یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ دو دن دور نہیں جب چمن یا بلوچستان کے کچھ علاقوں میں Drone strikes شروع ہو جائیں گے۔ اب میں solutions کی طرف آؤں گا کہ ہم نے طالبان کے ساتھ جو پہلا Shakai Pact کیا تھا وہ ہم نے کیوں کیا تھا، ہم کتنی ہی بازی گری کرلیں وہ ہم نے اس لیے کیا تھا کیونکہ ہمارے 400 troops غائب ہو گئے تھے اور سونے پہ سہاگہ یہ ہوا کہ وہاں پر جو جرگے ہوتے ہیں وہ verbal ہوتے ہیں۔ ہم نے بھی وہ verbal کیا تھا اور بعد میں پھر interpretation and arbitration میں مسئلہ آتا ہے۔ دوسری بات جو میں کرنا چاہوں گا کہ فاٹا میں جو قبائل ہیں یہ multi-layered ہیں۔ اس میں pro-Pakistani, pro-Pakistani Taliban, anti-Taliban, pro-Afghani Taliban ان جیسے بہت سارے حلقے ہیں۔ میں divide کرنا چاہوں گا ایک عبداللہ محسود اور طاہر یلدسف کا گروپ ہے اور ایک بیت اللہ محسود اور ملاء نظیر کا گروپ۔ جو عبداللہ محسود اور طاہر یلدسف جو کہ IMU, Islamic Movement of Uzbekistan اور ان کو death sentences بھی announce ہوئی ہیں وہ اس کے لیڈر ہیں۔ عبداللہ محسود اور طاہر یلدسف یہ پاکستانی فوج کے مقابلے میں indiscriminate Jehadپر یقین رکھتے ہیں۔ جبکہ بیت اللہ محسود اور ملاء نظیر صرف retaliation پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ ایک general سا perceptive ہے۔ The key is here to use Bait Ullah Mehsood and Mulla Nazir against Abdullah Mehsood and the allies of Tahir Uldesif

Madam Deputy Speaker: Honourable Member please take care of time.

جناب عبداللہ غازی: میں ایک منٹ لوں گا۔ ملاء نظیر نے 2006ء میں طاہر یلدسف کو deadline تھی کہ وہ فاٹا سے اپنی فیملی سمیت نکل جائے اور باقی سارے ازبک یہاں سے چلے جائیں۔ جو پاکستانی طالبان ہیں شاید ان کے پاس تو کوئیconcept of statehoodہو لیکن جوTajiks, Uzbeks or Chehnyansان کے پاس concept of statehood کوئی نہیں ہے۔ جو آخری بات میں کرنا چاہوں گا وہ economic reforms کی ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جو پختون ہیں ان کے عرب کے لوگوں سے بہت اچھے روابط ہیں، یہ تو بہت مہمان نواز ہیں، reports کے مطابق میں کچھ بتانا چاہوں گا کہ جو عام طور پر جو القاہدہ کے لیے

کے 10000 US$ کرتی ہے rent ہوتا ہے، وہ فاٹا میں القاہدہ hide out 17 US$ for rent لیے اور ایک chicken or sugar bag which worth only one dollar وہ ان کو 15 US$کا دیا جاتا ہے۔ اس میں بہت سارا پیسہ involved ہے۔ اس میں اسلامی sentiment or tribes sentimentsکم involved ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much.

Mr. Imdad Ullah: Madam Point of Order.

Madam Deputy Speaker: Yes please.

جناب امداد اللہ: جناب والا! last time جب اجلاس ختم ہو رہا تھا تو secretariat کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ کوئی بھی ممبر لکھی ہوئی تقریر نہیں کرے گا، جبکہ زیدی صاحب لکھی ہوئی تقریر کر رہے ہیں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: As far as I have noticed he was not reading, he had some points. Now please sit down. Honourable Ahmed Noor.

جناب احمد نور: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ! ایک فاضل ممبر نے عجیب قسم کے facts and figures بیان کیے ہیں کہ شوال میں جو mountainous region of South and North Waziristan وہاں پر safe heaven ہے لیکن ابھی تک وہاں پر کوئی missile attack نہیں ہوا تو امریکہ اس کو نہیں دیکھ رہا ہے۔ وہاں پر کیوں missile attacks نہیں ہو رہے ہیں۔ مجھے وہ اپنے facts and figures میں بہت زیادہ confused نظر آئے، کیونکہ میں جب وہاں سے اپنے علاقے کو study کرتا ہوں تو وہ چیزیں مجھے نظر نہیں آرہیں جو یہ کہہ رہے ہیں۔ خیر یہ ان کے اپنے perspective ہیں۔ میڈم سپیکر! war on terror میں ہم کیوں شامل ہوئے، ہمار ی کچھ مجبوریاں تھیں، ہماری کچھ کمزوریاں تھیں، ہم نے اپنے national interest کو defend کرنے کے لیے ایک فون کال پر "Yes" کیا کیونکہ ہم stone age میں جانے سے ڈرتے تھے۔ اس وقت مشرف نے seven points کا ایجنڈا دیا تھا وہ اس کو secure کرنا چاہتے تھے لیکن unfortunately اس ایجنڈا سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو سکا۔ امریکہ نے ہمیں کچھ نہیں دیا، ہماری internal security کو خطرے میں ڈال دیا گیا۔ ابھی بات ہو رہی ہے کہ وہاں پر extremism کو ختم کیا جائے اور یہ بات نہیں ہو رہی کہ وہاں پر causesکیا ہیں۔ جناب والا! قبائلی علاقوں میں American

Drone Planes daily basis پر attack کر رہے ہیں، missile fire کر رہے ہیں۔ میں ایک واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ہمارے اپنے قبیلے میں ہمارے گھر سے تھوڑی دور ایک گھر پر missile attack کیا گیا۔ وہاں پر چار معصوم لوگ تھے جن کو میں جانتا ہوں اور میں حلفیہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کا القاہدہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہاں پر ایک بچہ تھا جو میرے پاس آیا کہ میں کیڈٹ کالج میں جانا چاہتا ہوں تو آپ میں مجھے entry test کے لیے کچھ guide linesدیں۔ بدقسمتی سے وہ بھی اس حملے میں مارا گیا اور وہ بھی ان لوگوں کے مطابق دہشت گرد تھا۔ جو لوگ ان کو supportکر رہے ہیں یا جو لوگ ان drone attacks کو support کرتے ہیں میں ان لوگوں اس پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ لڑکا اب اس دنیا میں نہیں ہے، وہ missile attack کا شکار ہو گیا ہے۔

میڈم سپیکر! چند دن پہلے ایک American officer کی طرف سے یہ بات سامنے آ ئی کہ Drone planes Pakistani basis کو استعمال کر رہے ہیں اور ایک بات یہ کہ 22nd September, 2008 کے News Week میں ایک article آیا تھا Pakistan dangerous double game اس میں American Official کی طرف سے یہ بات clear cut کی گئی ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان Drone Planes پر agreement موجود ہے کہ آپ حملے کریں اور ہم اس کو criticize کریں گے باقی ہم نے آپ کو مکمل اجازت دی ہے۔ میرا نقطہ یہ ہے کہہ Drone Planes کو بند کرنا چاہیے، ان missile attacks کو بند کرنا چاہیے، یہ ہمارے مفاد میں نہیں ہیں۔ اس سے لوگوں میں ملک اور فوج کے خلاف نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ میڈم سپیکر! اگر وہاں کے حالات کو ٹھیک کرنا ہے تو وہاں پر تعلیم لائیں، وہاں پر ساٹھ سالوں میں جو آپ نے کیا ہے، جو جہادی culture promote کیا وہ اب ان میزائلوں سے ختم نہیں ہو سکتا۔ وہاں پر تعلیم لائیں، وہاں پر socialization process شروع کریں، وہاں political parties کو اجازت دو تاکہ long term میں اس کی solution ڈھونڈی جا سکے۔ کوئی بھی چیز، کسی بھی idea کو آپ بندوق کے ذریعے ختم نہیں کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Members sitting at the back please listen to your fellow members carefully and secondly, this is not just a platform for criticizing each other and letting each other down ایک دوسرے کی تقریروں کو please carefully سنیں، میرا نہیں خیال کہ Green Party سے ابھی تک شاید ایک ہی مقرر آیا ہو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ Drones کو support کرتے ہیں۔ احمد نور صاحب جو بھی یہاں پر ہے this Youth Parliament as a platform for constructive debates. This goes for all of you, its not for letting each other down کہ اس

نے یہ کہہ دیا and lets thrown him down. This platform is much above it. Please go for constructive debates here. Honourable Moin Akhtar.

جناب معین اختر: میڈم سپیکر! بہت شکریہ۔ حکومتی بنچوں کی طرف سے یہ بہت اچھی قرارداد آئی ہے کہ policy over war on terror کو review کیا جائے۔ پورے آٹھ سال تک یہ قوم چیختی رہی، لاشیں گرتی رہیں لیکن حکومت کو سمجھ نہیں آئی۔ اب جب American and NATO Forces نے اپنی ناکامی کا اعتراف کیا تو ان لوگوں کو خیال آیا کہ ہمیں بھی اپنی policy کو revive کر لینا چاہیے۔ جب Bush اقتدار میں آیا تو اس وقت Neo Cons کا دور وہاں پر شروع ہوا۔ ان Neo Cons کا American oil and weapon industry میں بہت strong share تھا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ demand and supply کا ایک concept ہے کہ اگر supply کی مقدار بڑھے تو اس کے لیے demand کو create کرنی پڑتی ہے، تو وہی ہوا۔ نئے محاذ کھولے گئے، ان کی weapon industry strong ہوئی، جو oil reserves تھے ان کے پاس گئے۔ میں یہاں پر ایک بات quote کرنا چاہتا ہوں کہ جنگ لڑے بغیر ، جیتے بغیر کوئی فاتح نہیں بن سکتا اور فاتح بننے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ کوئی جنگ لڑی جائے اور کوئی دشمن ہو۔ اگر کوئی دشمن سامنے نہ ہو تو دشمن کو تخلیق کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی امریکہ نے کیا۔ اس وقت ان کے سامنے کوئی دشمن نہیں تھا انہوں نے ایک دشمن کو create کیا اور war on terror start کر دی جس کے نتائج آج تک ہم بھگت رہے ہیں۔ اگر ہم اپنیforeign policy میں پاکستان اور افغانستان کا ایک relation ہے اس کو دیکھیں تو ایک factor till from 1947لے کر آج تک بڑا important رہا ہے کہ مستحکم اور پرامن افغانستان پاکستان کے حق میں ہے۔ چاہے وہdemocratic government ہو یا کسی dictator کی حکومت ہو ہم نے ہمیشہ اسی پالیسی کو support کیا ہے لیکن جب war on terror start ہوئی تو اس وقت ہم نے اس جنگ میں کودنے کا فیصلہ کیا۔ ہم ان علاقوں کی روایات، رسم و رواج کو بھول گئے کہ یہ وہ علاقے، یہ وہ terrain ہے جو کہ graves of king کہلاتی ہے کہ یہاں پر جو بھی آیا وہ مرا ہی ہے۔ وہ یہاں پر مسلسل کبھی بھی حکمران نہیں رہ سکا ہے۔

میں war on terrorism اور اس کے crisis ہیں ان کی کچھ وجوہات بیان کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر کچھ intangible factors تھے - میں پورے ایوان کی توجہ چاہوں گا کہ سب سے پہلے جو poverty کا factor وہ بہت important ہے، دوسرا conflict and humanitarian crisis ہے، تیسرا global security threats ہیں، چوتھا organize crimes ہیں، پانچواں reduce global prosperity ہے اور چھٹا Weakend international systems ہیں۔ Capitalism کی جب ہم بات کرتے ہیں ----

Madam Deputy Speaker: Honourable Member please wind up your speech.

جناب معین اختر: جی میڈم ابھی میں نے ان recommendations پر بات کرنی ہے۔ یہ بہت important topic ہے، ہم آٹھ سال سے اس آگ کے اندر جل رہے ہیں تو میں اس کو دو تین منٹوں میں ختم نہیں کر سکتا۔

Madam Deputy Speaker: We have the list of speakers either that should be short or you take the Resolution to the next day.

جناب معین اختر: میں کوشش کروں گا کہ جتنی جلدی ہو سکے اپنی بات ختم کر سکوں۔ Identity crisis ان علاقوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ Ideological crisisوہ پیدا ہوئے ہیں۔ Rights violate ہوئے ہیں۔ اب میں کچھ Recommendations دینا چاہوں گا کہ پاکستان کی national security strategy کا تقاضا یہی ہے کہ یہاں پر military operations بند کئے جائیں، پاکستان کو military aid دی جائے۔ پاکستان کے ساتھ intelligence sharing کی جائے اور جو field operations ہیں وہ پاکستانی افواج کریں۔ ہم القاہدہ کے حق میں بالکل نہیں ہیں۔ القاہدہ کے جتنے factors ہیں ہم ان سے لڑنا چاہتے ہیں لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ جو field operations ہوں گے وہ پاکستانی افواج یہاں پر کریں۔ ایک اور ضروری بات کہ non-violent movementکی تحریک یہاں کے لوگوں کو دینی چاہیے جیسے بارک اوبامہ وہ ایک social change کے ذریعے اقتدار میں آئے ہیں۔ ہمیں ان علاقوں کے لوگوں کو transform of the issue towards the dialogue پر لے کر آنا چاہیے کہ آپ table پر آئیں اور table پر آپ ہم سے وہ بھی لے سکتے ہیں جو آپ جنگ کے زریعے سے حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کی میں مثال دوں گا کہ جو Cuban missile crisis ہوا تھا----

Madam Deputy Speaker: Sir please wind up the speech.

جناب معین اختر: جی اچھا۔ میں آخر میں اس کو sum up کرنا چاہوں گا کہ ہمارے tribal areas یہاں پر ایک نئے social contract کی ضرورت ہے جس میں ان کی روایات، ان کے قوانین کا خیال رکھا جائے۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Imdad Ullah.

جناب امداد اللہ: شکریہ میڈم سپیکر! میں اس Resolution کے background میں تو نہیں جانا چاہتا جس کو میرے ایک فاضل ممبر نے بڑے اچھے طریقے سے cover کر دیا

ہے۔ ایک بات اس طرف سے کہی گئی کہ امریکہ کی وجہ سے ہمیں کوئی economic benefit نہیں ملا اور میں اس بارے میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا GDP جب بھی 7% or above 7% گیا ہے تو وہ اس وقت گیا ہے جب امریکہ نے پاکستان کو direct aid دی ہے۔ یہ اس کا نتیجہ تھا کہ 7% or above 7% گیا ہے۔ اس لیے امریکہ ہمیں جو war on terror پر support کرتے ہیں اس کو ہم deny نہیں کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کے ساتھ review کرنے کے لیے ہمیں اپنے strategic interests کو redefine کرنے کی ضرورت ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں اور اس کے لیے بھی ہمیں ان کے برابر اٹھ کر آنا پڑے گا، ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنی پڑے گی نہ کہ ایک طرف ہم ان سے بھیک مانگیں اور دوسری طرف ان سے کہیں کہ یہ ہمارے interests ہیں یہ ہمیں دے دیں اس طر ح کبھی بھی نہیں ہو گا۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Mohsin Saeed.

جناب محسن سعید: شکریہ سپیکر صاحبہ! میں مختصراً بات کروں گا۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اپنی جنگ وہ ہوتی ہے جس کے اہداف اور مقاصد واضح ہوں۔ جس میں مد مقابل کا چہرہ بے نقاب ہو اور جس کی صف بندی میں کوئی ابہام نہ ہو، جو جنگ اپنے شعوری فیصلے اور عوام کی تائید و حمایت کے ساتھ لڑی جاتی ہے، اس کو اپنی جنگ کہتے ہیں لیکن اگر ریاست کے کچھ عناصر وہ باد مخالف کے ساتھ مل جائیں اور حکومتی writ کو challengeکرنے لگیں تو اسوقت جو صورتحال ہوتی ہے وہ بے حد خطرناک ہو جاتی ہے۔ وہ وقت سیاستدانوں، حکمرانوں اور عوام کے لیے انتہائی نازک وقت ہوتا ہے اور اس میں فکر اور دانش کے ساتھ چارہ گری کے راستے تراشنا ہوتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہوتا ہے جب ہتھیار کی زبان میں بات کرنے کی بجائے قوت کےذریعے سے سکہ جمانے کی جبلت پر قابو پانا ہوتا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ ایسی جنگوں کے اسباب اور محرکات کا تفصیلی جائزہ لینا ہو گا اور اگر آگ بھڑک رہی ہے تو اس کو ٹھنڈا کرنے کے لیے جو اس کا مرکز اور محور ہے اس پر ہمیں دیکھنا ہوگا۔ اگر پانی کے بند میں کوئی بہت بڑا سوراخ ہو جاتا ہے تو ہم پانی کی لہروں کو بڑے بڑے رسے ڈال کر قابو میں نہیں لاتے بلکہ جو پشتے کا سوراخ ہوتا ہے اس کو بند کرتے ہیں۔ فاٹا اور سوات کی جو جنگ تھی یہ ہر گز ہماری جنگ نہیں تھی۔ یہ امریکی سلیبی جنگ کے آتش فشاں کا وہ لاوہ تھا جو کابل کے اندر دھک رہا تھا۔ اب یہ ہمارے گھر کی دہلیز تک آ پہنچا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ایک طرف، طرف تماشا تو یہ ہے کہ افغانستان کے آگ کے سرچشمے پر ہم ان لوگوں کے معاون ہیں جو وہاں بھی آگ دھکا رہے ہیں اور دوسری طرف ہم فاٹا اور سوات کے اندر آگ بجانے کے آرزو مند بھی ہیں۔ ہمارے ایک ہاتھ میں پٹرول کا وہ کنستر ہے جو ہم اس آتش کدے پر پھینک رہے ہیں اور

دوسرے ہاتھ میں پانی کی بالٹی ہے جو ہم سوات اور فا ٹا کے آتش کدے پر ڈال رہے ہیں، اس کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بے تدبیری اور بے حکمتی کو ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں کہہ سکتے۔

میڈم سپیکر صاحبہ! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آج تک اس جنگ سے ہمیں کیا ملا ہے؟ ہمارے دو ہزار سے زائد فوجی شہید ہوئے، کئ زیادہ زخمی ہوئے اور سینکڑوں کی تعداد میں معصوم شہری بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ ہم کو پینتیس ارب ڈالر سے ذیادہ کا نقصان بھی ہوا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان علاقوں میں نہ تو کوئی خاص educational infrastructureہے اور نہ ہی کوئی صحت کی سہولتیں ہیں۔ نیچے سے پاکستان افواج ان کو مارتی ہے اوپر سے drone attacks ہوتے ہیں تو اس حوالے سے وہ لوگ کہاں جائیں گے۔ اگر ہم امن چاہتے ہیں تو ہم کو فوجی آپریشن بند کر کے dialogue کا راستہ اپنانا ہو گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Khalil Tahir.

جناب خلیل طاہر: شکریہ میڈم سپیکر! اس موضوع پر بہت اچھی debate ہوئی۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ history دیکھی جائے ۔ جب بھی امریکہ کو پاکستان میں مفادات ہوئے تو اس نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور جب پاکستان کو اس کی ضرورت ہوئی تو اس نے ہمیشہ ہماری مخالفت کی۔ آپ 1965ء کی جنگ دیکھ لیں، 1971ء کی جنگ دیکھ لیں اس میں بنگلہ دیش کو support کیا۔ جب روس کے خلاف اس کو ہماری ضرورت تھی تو اس نے پاکستان کو support اس کے بعد جب F-16 جہازوں کی بات آتی ہے تو وہ ہم سے contract کر کے، ہمارے پیسے لے کر وہ واپس نہیں کرتا اور نہ ہی ہمیں جہاز دیتا ہے۔ اس نے ہمیشہ انڈیا کی حمایت کی ہے۔ اس سے نہ صرف ہمسائیوں سے ہمارے تعلقات خراب ہوئے، روس، چائنا اور اسلامی ممالک سے بلکہ ہمارا جو پرانا دشمن ہے اس سے بھی ہمارے تعلقات مذید خراب ہوئے۔ 2001ء میں ان کاself-created 9/11 attack تھا اس پر انہوں نے پاکستان کو استعمال کیا اور افغانستان کے خلاف پاکستان کو دوبارہ استعمال کرنے کےلیے انہوں نے ہمارے آدھے ملک میں آگ لگا دی اور اس آگ سے ہم نے اپنا بہت نقصان کیا۔ پاکستان کی معاشیات کو دیکھیں، آج یہاں پر foreign investorنہیں آتا کیونکہ پاکستان ایک دہشت گرد ملک ہے۔ ان کو پتا ہے کہ یہاں پر ان کا سرمایہ ڈوب جائے گا۔ tourists Pakistan میں نہیں آتے، ہمارے اپنے بھائی جو یہاں سے بیرون ملک گئے ہیں وہ واپس نہیں آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پاکستان میں جنگ لگی ہوئی ہے شاید ہم وہاں سے زندہ واپس آ سکیں یا نہ آ سکیں۔ ان چیزوں سے ہماری economy کو کتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اگر وہ ہمیں کچھ امداد دیتے بھی ہیں تو اس کے عوض ہمارا بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ سوات جو ایک خوبصورت علاقہ تھا، سیاحت کا ایک بڑا مرکز تھا اس کو نیست و نابود کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر لوگ

جاتے نہیں ہیں۔ جب ہم نے اپنے ملک کو بچانے کے لیے ان طالبان سے مزاکرات شروع کیے اور سوات کے علاقے میں امن قائم کرنے کے لیے نفاذ شریعت کو قبول کیا تو انہوں نے اعتراض کیا جی کہ ان کی حمایت نہ کی جائے۔ آپ تو وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں مگر ہمیں اپنا ملک بھی بچانا ہے، یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ ہمارے ملک کے شہری ہیں۔ ان کو تحفظ دینا بھی ہمارے ملک کا حق ہے۔ اس لیے ہماری حکومت کو چاہیے especially وہ امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو review کرے۔ انہیں یہ بات باور کروائیں کہ جناب ہم آپ کی خاطر اپنے ملک کو تقیسم نہیں کروا سکتے، ہم آپ کی خاطر اپنے شہریوں کو نہیں مروا سکتے۔ میری موجودہ حکومت سے یہ عرض ہے کہ جب ہمارا ملک طالبان کے ساتھ U.S.A. کی جنگ لڑ رہاتھا تو انڈیا نے ممبئی میں خود ساختہ شودر کاسٹ lower درجے کی جو community تھی انہوں نے وہ بم خود blast کیے اور اس کا الزام پاکستان پر لگایا اور امریکہ نے بجائے پاکستان کا ساتھ دینے کے اس نے انڈیا کا ساتھ دیا۔ میں حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ان تعلقات پر نظر ثانی کرے۔

An Honourable Member: Madam Deputy Speaker! Point of Order I must lament the racist remarks of the fellow member.

Madam Deputy Speaker: They were not racist remarks that was more of a comparison.

ایک معزز رکن: میڈم سپیکر صاحبہ! انہوں نے شودر کاسٹ کو mention کیا if their investigation team is from Shooders so, that should not matter to us.

Madam Deputy Speaker: Can you repeat what you are saying.

ایک معزز رکن: ان کا کہنا یہ تھا کہ انہوں نے شودر کاسٹ سے investigation کروا کر اپنی ایک خود ساختہ رپورٹ تیار کی - ان کو شودر کاسٹ کو mention نہیں کرنا چاہیے تھی۔ ان کی investigation team میں جو بھی ہوں we are okay with that.

Madam Deputy Speaker: Can you clarify this Mr. Khalil Tahir.

جناب خلیل طاہر: میڈم میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ وہاں پر جو چھوت چھات کا نظام ہے، وہاں پر جو نچلے درجے کے لوگ ہیں ان لوگوں کو اپنے ملک میں حقوق نہیں دیے جاتے، وہ احساس محرومی کا شکار ہیں، وہ لوگ اس طرح کی دہشت گردی کی کارروائی کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ کارروائی کی مگر الزام پاکستان پر لگ گیا کہ یہ سرا سر جھوٹا الزام ہے۔ میں نے یہ بات کی ہے۔ یہ پتا نہیں کیا سمجھے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Please sit down Mr. Khalil Tahir.

Mr. Rahim Bukhsh Khetaraan: Madam Point of order.

Madam Deputy Speaker: Yes Khetarran Sahib.

جناب رحیم بخش کھیتران: میرے فاضل دوست کو اس طر ح کے remarks نہیں دینے چاہییں کہ وہاں پر شودر لوگوں نے یہ کارروائیاں کی ہیں۔ ہم مسلمان ہیں، ہم انسانیت کی قدر کرتے ہیں اور ہماری نظر میں سب برابر ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ان کا مقصد کسی کو degrade کرنا نہیں تھا۔ Please take it positively, وہ صرف comparison کر رہے تھے and he was telling that they deprived people ایک مثال quote کر رہے تھےکہ deprived people ایسا کرتے ہیں اور پھر وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ بھی غلط الزام لگایا جاتا ہے۔ جی ضمیر صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: میڈم ذات پات کا نظام انڈیا میں ہے تو اگر کسی کا نام لے لیا جائے تو .its not bad

Madam Deputy Speaker: That was just a comparison. Honourable Mir Fahad Iqbal.

Mir Fahad Iqbal: Thank you Madam Speaker! I think it's a high time that we should review of policy towards war on terror.

یہ ایک اچھا Resolution آیا ہے، مگر یہ پالیسی ہمیں بہت پہلے ہی واپس لے لینی چاہیے تھی کیونکہ alreadyہم اس میں $12 billion لے چکے ہیں امریکہ سے۔ اس میں اب اچانک reverseکرنا میرے خیال سے ممکن نہیں ہے مگر آہستہ آہستہ اس کی طرف جا سکتے ہیں دوبارہ سے اس پالیسی کو ایک صحیح راستہ پر لانے کے لیے۔ اس پالیسی کی وجہ سے ہمیں اتنے setbacks ہوئے ہیں کہ اگر ہم ان کو calculate کرنے بیٹھیں تو اتنے زیادہ ہیں کہ جتنی ہمیں امداد ملی ہے وہ شاید کافی نہ ہو۔ Economic setbacks, socially we have loss a lot. دوسرا important point یہ ہے کہ جب militants کے ساتھ negotiate کیا جائے کہ جب وہ .ready to lay down their arms جو وہاں کے لوگ ہیں یہ ان کی values کے against ہے کہ ہم ان کو بولیں کہ پہلے آپ اپنے ہتھیار چھوڑ دیں اور پھر ہمارے ساتھ مذاکرات کریں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے آپ ان سے کہیں کہ ceasefire ہو اس کے بعد negotiate کریں بجائے اس کہ آپ ان کو کہیں کہ وہ اپنی values کے against جا کر

اپنے ہتھیار چھوڑ کر با ت کریں تو وہ کبھی بھی نہیں کریں گے۔ یہ ایک impractical step ہے۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Syed Mohsin Raza.

جناب سید محسن رضا: میڈم سپیکر! جہاں تک Resolution کا تعلق ہے I think it is a very well worded and well considered Resolution however, it states the obvious جہاں تک U.S کے ساتھ relations کا تعلق ہے اس میں Pakistan should now start studying or at least observing or trying to learn something from the modal that Iran has adopted with its relationship with the U.S.A in which it emphasis that all negotiations with the U.S.A would be based on equality ہمارا پہلا Calling Attention Notice تھا اور اس Resolution سے بھی بہت pertinent امام خمینی کی ایک کہاوت مجھے یاد آگئ کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب یہودی تمہیں مارنے کے لیے آئے گا تو وہ یہ نہیں پوچھے گا کہ تم سنی ہو یا شیعہ ہو وہ صرف اس لیے تمہیں مارے گا کیونکہ تم مسلمان ہو۔ ہمیں اپنے آپس کے اختلافات اور رنجشیں بھلا کر اس بات پر focus کر نا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں اور پاکستان کے شہری ہیں اور ہمیں پاکستان کو ایک مضبوط مملکت بنانا ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب سید محسن رضا: میڈم سپیکر! انگریزی کی ایک کہاوت ہے کہ one should never fear to negotiate but never negotiate out of fear. Currently ہمارا جو negotiation process with the militants it is all based on our fear of the militants and their ability to disrupt our normal ways of life. ہمیں اس بات کو wreathing کرنا چاہیے کہ ہم either we want to negotiate for some positive outcome or we are simply negotiating because we want to curtail and curb their activities and contain them. This should be considered by our leaders at all forums.

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. Each Member just gets two minutes to speak so, please respect the time limit. Honourable Farrukh Jadoon.

جناب فرخ جدون: بہت شکریہ میڈم سپیکر! میرے فاضل دوستوں نے بہت سیر حاصل بحث کر لی ہے۔ میں simply sum up کرنا چاہوں گا۔ میرے محترم بھائی معین صاحب نے بات کی کہ وہاں پر social contract کو بحال کریں۔ سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ terrorism ہے کیوں۔ جب آپ نے قبائلی علاقہ جات میں آپریشن شروع کیا تو آپ نے ان کی چار چیزوں کو disturb کیا۔پختون ولی کے concept میں چار بڑی چیزیں ہیں وہ غیرت، بدلہ ہے، اس کے بعد مہمان نوازی ہے اور چوتھی یہ کہ وہ کسی کی writ کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان چاروں چیزوں کو آپ نے disturb کیا ہے۔ اب یہ چاروں چیزیں پہلے سے وہاں پر موجود تھیں کیوں کہ وہاں پر ایک so-called social contract موجود تھا۔ آپ اس social contract کو دوبارہ بحال کریں۔ سوسائٹی کے جتنے بھی ادارے ہیں فیملی سے لے کر تعلیم سے لے کر، economic سے لے کر، سیاست سے لے کر مذہب تک آپ ان تمام کی writ بحال کریں۔ کوشش کریں کہ وہ تمام اپنا کردار ادا کریں۔ جب وہ تمام اپنا کردار ادا کریں گے تو خودبخود یہ تمام چیزیں ختم ہو جائیں گی۔French Revolution کی مثال لوگ دیتے ہیں جسے terrorism کی بنیاد کہا جاتا ہے۔ What was Robespierre’s terror from 1793 to 1794, وہ کیوں تھا کیونکہ economic institutions نے اپنا role play نہیں کیا تھا۔ سیاسی اداروں نے اپنا role play نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد Russian Revolution اسی وجہ آیا کہ economic institutions نے اپنا role play نہیں کیا تھا۔ اس سے پہلے امریکی revolution تب ہی آیا کہ وہاں پر political institutions نے اپنا کردار ادا نہیں کیا تھا۔ ابھی بھی صرف ایک فیملی اپنا کردار ادا کر رہی ہے باقی کوئی ادارہ اپنا کردار ادا نہیں کر رہا ہے اور آہستہ آہستہ ہم انارکی کی طرف جا رہے ہیں۔ ایک social change آ رہی ہے اور ایک وقت آئے گا کہ ہم سارے اس انقلاب کی رو میں بہہ جائیں گے۔ مہربانی فرما کر اسsocial contract کو بحال کرنے کی کوشش کریں۔ بڑے level پر سوچیں تاکہ ہم اس مسئلہ کا حل پیش کر سکیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Rafique Wasan.

جناب رفیق وسان: شکریہ میڈم سپیکر! اس Resolution میں Pakistan U.S relations پر بات ہو رہی ہے۔ مگر صرف اس پر بات کی جاتی لیکن اسے militancy کو ختم کرنے کے لئے mix کر دیا گیا ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گا کہ چونکہ یہ پچھلی ایک دہائی سے especially after 9/11جو سلسلہ war on terror کے حوالے سے چل رہا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ان سے اتنے بڑے level پر امداد بھی لے رہے ہیں، military, developmental and non-developmental funding بھی لے رہے ہیں اور آپ یہ بھی کہہ رہے کہ جلدی میں آپ ان

سے تعلقات ختم کر لیں یا تعلقات کو --- میرے خیال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ through National Assembly یا اپنے Senate کے ذیعےیہ voice raise کرے اور امریکہ کو باور کرائے کہ ان کی پالیسی یہاں پر militancy and extremism کو بڑھا رہی ہے۔ ان پر think overکریں، اس کو reconsider کریں بجائے پاکستان کو مزید اس میں دھکیلیں موجودہ امریکی حکومت کو اس کا پابند بنائیں کہ وہ اس پالیسی کو review کریں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Rahil Niazi.

جناب راحیل نیازی: شکریہ میڈم سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز اپنے بھائی کی بات سے ہی کروں گا جیسا کہ انہوں نے کہا کہ after 9/11 پاکستان کی جو پالیسی تھی یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج کل کے حالات ہمیں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ جب سے ہم نے فاٹا اور وانا میں آپریشن شروع کیا ہے اس کے بعد سے وہاں کے حالات ٹھیک نہیں ہورہےبلکہ خراب ہو رہے ہیں۔ In fact میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک ایسے bacteria کی مانند ہے کہ جسے ہم جتنا مارنے کی کوشش کریں گے یہ اتنا ہی بڑھتا جائے گا۔ میں اس سلسلے میں کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ ابھی یہاں پر بات ہو رہی تھی کہ ہم militants سے مذاکرات کریں۔ اس سلسلے میں دیکھا جائے تو کچھ militants جن کا وجود پاکستان میں اور کچھ militants Durand Line سے آرہے ہیں۔ اب اگر دیکھا جائے تو Durand Line یا افغانستان کے ساتھ سرحد ہے وہ ہزاروں میلوں پر محیط ہے اور وہاں پر ہر میل کے فاصلے میں چوکی لگانا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ اس میں ہم ایسا کر سکتے ہیں جیسا کہ North Korea and South Korea نے کیا کہ جب ان کے آپس کے اختلافات بہت بڑھ گئے تو انہوں نے اپنی پوری سرحد پر mining کر دی تھی۔ ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم اپنی سرحد پر جہاں پر ہم اپنی افواج کو deploy نہیں کر سکتے ، جودشوار گزار راستے ہیں وہاں پر mining کر کے کم از کم جو باہر سے آنے والے militants ہیں ان کو روک سکتے ہیں۔ اس کے بعد جو ہمارے مقامی militants ہیں ان کے ساتھ ہم negotiate کر سکتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ اس وقت ہم جو militant action کے خلاف کر رہے ہیں ، ضرورت اس بات کی ہے کہ وہاں پر ہماری افواج ہیں بے شک آپ ان کی تعداد کو کم کردیں لیکن افواج کو وہاں کے حالات کے مطابق training دی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ militants سے بات چیت بھی کی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Hamid Hussain.

جناب حامد حسین: شکریہ میڈم سپیکر! یہاں پر ہمارے ایک فاضل ممبر وقار علی نیئر جن کی میں بہت قدر کرتا ہوں، بہت اچھی تقریر کرتے ہیں لیکن ہرتقریر کے آخر میں وہ کچھ ایسے الفاظ کہہ جاتے ہیں جن کے بارے میں کچھ کہنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ آج انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں یہ کہا کہ اگر drone attacks ہو رہے ہیں اور یہاں پر militants ہیں، لوگ مر رہے ہیں اور list of General Patrusوہ تو ان کو نظر آگئ لیکن اگر ایک القاہدہ کے آدمی کے ساتھ پچیس بے گناہ لوگ مرتے ہیں تو وہ list ان کو کیوں نظر نہیں آتی ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب حامد حسین: آخر میں انہوں نے کہا کہ somebody has to take care about it. تو ٹھیک ہے lets we open to India, Israel ہم ان سے بھی پیسے لے لیتے ہیں، امریکہ بھی ہمیں پیسے دے رہا ہے، ایک ایک دن کی باری رکھ لیتے ہیں، ان کے ساتھ information share کرتے ہیں۔ Lets have Drone attacks on us and pay us اس کے بعدمیں Resolutionکی طرف آتا ہوں اس کے دو حصے ہیں ایک تو خارجہ پالیسی کے حوالے سے بہت زیادہ بات ہو چکی ہے کہ خارجہ پالیسی میں کیا خامیاں ہیں۔ میں ان کا جو حل پیش کروں گا اس میں سب سے پہلے یہ کہ خارجہ پالیسی کو institutionalize کیا جائے۔ جس میں سب سے پہلے پارلیمنٹ کا کردار آتا ہے۔ اس کے بعد Foreign Office اس کے بعد Research Institute and then public opinion اگر ہم اس کو well coordinated کریں تو سب سے پہلے Parliament میں ایک Resolution پیش کی جائے۔ Diplomacy Foreign Office کو دی جائے۔ اس کے علاوہ Research Institutes پوری دنیا میںdeveloped Research Institutes جس طرح کہ lobbies کام کرتی ہیں۔ اگر وہاں پر research ہوتی ہے تو یہاں پر کیوں نہیں ہو سکتی۔ اگر یہاں پر dummy Research Institutes ہیں ان کو ISI کے شکنجے سے نکالا جائے کیونکہ یہاں پر جتنے بھی اسلام آباد میں research institutes کام کر رہے ہیں وہ ISI اور دوسری Intelligence Agencies ان کے اندر کام کر رہے ہیں کیونکہ میں بھی ایسی ہی ایک ایجنسی کا حصہ رہا ہوں تو مجھے ان کے بارے میں کچھ insights معلوم ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Honourable you have to wind up your speech.

جناب حامد حسین: جی ٹھیک ہے۔ ISI and GHQ کے کردار کو ہٹایا جائے۔ اس Resolution کا جو دوسرا حصہ ہے وہ militants کے حوالے سے ہے اگر ان کے ساتھ

withdraw کیا جائے تو انہوں نے بہت اچھی بات کی ہے۔ کیونکہ militants کے ساتھ جب تک آپ reconciliation نہیں کریں گے، ان کو واپس آنے کا incentives نہیں دیں گے، اگر آپ ان کو کہیں گے کہ آپ آئیں آپ کا عدالت میں trial کریں گے اور آپ کو پھانسی دے دیں گے اس طرح تو وہ بالکل نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر نکلے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ جان تو وہاں بھی جانی ہے اور یہاں پر بھی جانی ہے۔ اس لیے African apathy کی مثال بھی موجود ہے، اس طرح کی ایک reconciliation کی ضرورت ہے ۔ جس طرح جدون صاحب نے social contract کی بات کی lets have a social contract and accommodate these people into our society and lets take initiatives. Thank you

Madam Deputy Speaker: Thank you Sir, Honourable Chaudhry Usman.

جناب وقار اسلم: اس سے پہلے جو personal points raise کیے گئے ہیں میں Point of clarification raise کرنا چاہوں گا۔

Madam Deputy Speaker: Waqar Sahib let us keep it towards the end because we have few people, we will keep it at the end.

جناب چوہدری عثمان: شکریہ میڈم سپیکر! حکومتی بنچوں کی طرف سے اس Resolution کی صورت میں یہ ایک اچھی کوشش ہے جو ایوان میں لائی گئی لیکن میں یہاں پر یہ mention کرنا چاہوں گا کہ ہم یہاں پر legislation بنانے کے لیے یا اس میں improvement لانے کے لیے یہاں پر اکھٹے ہوئے ہیں۔ ہماری Resolutions کی weightage ہے۔ اس میں صرف یہ کہنا موزوں نہ ہو گا کہ this relationship policy with U.S.A should be reviewed ہمیں define کرنا ہو گا کہ کس سمت میں ہمیں اس کو review کرنا ہے۔ ہمیں اس اونٹ کو کس کروٹ بٹھانا ہے، ہمیں حکومتی بنچوں سے یہ پوچھنا ہے ، ہمیں اپنے وزیر خارجہ سے، اپنے وزیر دفاع سے یہ پوچھنا ہے کہ ہمارا وہ کون سا strategic interest ہے جس کو سامنے رکھنا ہے either وہ sovereigntyہے یا financing either our chances of getting towards the default ہے۔ یہ چیز ہمیں define کرنی ہو گی۔ میں یہ چاہوں گا کہ اس Resolution میں term of review کو تھوڑا سا اور interpret کیا جائے، کیونکہ جب قانون بنتا ہے تو اس کی interpretation ہوتی ہے اور یہ کل کو کسی بھی سمت کی طرف interpret ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں صرف جہادیوں کو ہی نہیں بلکہ امریکہ کو بھی table پر لانا ہو گا۔ ہمیں بند کمروں میں dictations نہیں لینی ہو ں گی اور ہمیں وہ محرکات جن کی وجہ سے حالات یہاں تک پہنچے ان کو define کرنا ہو گا۔ ہمیں بتانا ہو گا کہ باجوڑ، مہمند ایجنسی اور خیبر ایجنسی میں ساٹھ فیصد لوگ poverty line سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ Literacy rate female میں فاٹا میں صرف 03% ہے۔ There are 800 to 1000 Madassaras working in these areas ان issues کے لیے آپ ہمیں امداد ضرور دو یہ امداد وہ effect دے گی جو آپ کی bombing نہیں دے سکتی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Honourable Allah Ditta Tahir.

جناب اللہ دتہ طاہر: شکریہ میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس Resolution کی تائید کرتا ہوں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ آج تک یہ چیز ہمیں کیوں سمجھ نہیں آئی کہ امریکہ نے 1949ء سے لے کر آج تک ہمارے ساتھ diplomatic relation رکھا ہوا ہے۔ 1949ء کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ Pakistan is our alley and in 1950s it was internationally said that Pakistan is the most allied alley of America in Asia لیکن اس کے بعد جب 1965ء کی جنگ ہوئی تو اس وقت امریکہ کہاں تھا، اس نے support کیوں نہ کی۔ اس کے بعد 1975ء میں کچھ stability ہوئی۔ 1979ء میں دیکھیں تو پھر ہماری economic support کو بند کیا گیا۔ اس کے علاوہ اگر 9/11 کی بات آئی ہے تو پھر ہمارے ساتھ war on terror کے نام پر تعلقات بہتر کیے گئے ہیں۔ ہمارے سابق Dictator President میرے خیال میں ویسے تو وہ بہت جرأت مند انسان تھے اور کسی کی نہیں سنتے تھے، انہوں نے نو سال اس ملک پر قبضہ کیے رکھا لیکن وہ 6th November کی ایک ہی statement سے ڈر گئے کہ جب American President said either you are with us or against us, تو انہوں نے کہا کہ ہمیں stone age میں بھیج دیا جائے گا۔ وہ بڑے فخر سے اپنی کتاب میں لکھ رہے ہیں کہ we captured 689 and handed over 369 to U.S.A. and we have earned millions of dollars. What is this? اس کے بعد میں solutions کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے صدر زرداری صاحب کے امریکہ کے پچھلے دورے کے موقع پر N.W Peterson said in his address in National Management College کہ ہم موجودہ پاکستانی democratic set up ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں تو حکومت کو اس چیز پر stress کرنا چاہیے کہ ہمارے اپنے strategic interests ہیں چاہے وہ in the sense of sovereignty, either that in sense of

پر ہمارے پر امن international image, either that in sense of interior level معاشرے کا، اس پر ان سے بات کرنی چاہیے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much, Honourable Nishat Kazmi.

جناب نشاط کاظمی: بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ یہ Resolution جیسا کہ majority of the Opposition نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے یہ بہت اچھی کوشش ہے کہ ہماری policies towards war on terror and U.S.A انہیں consider کیا جائے۔ میرے خیال میں ہم لوگوں کو کافی realistic ہونا پڑے گا۔ میں زیادہ تفصیل میں اس لیے نہیں جانا چاہوں گا کہ یہ ایجنڈا کل کے لیے بھی ہے تو کل اس پر debate کریں گے لیکن یہاں پر کافی اچھے points about our relationship with the U.S اٹھائے گئے ہیں and I think اس نے ایوان کو بہت guide کیا ہے۔ I have noted down many points and I hope many other members have noted down many other points about our foreign policy and our relationship with the جب کلdebate ہو گی United States so, I look forward کہ کل بہت ہی constructive debate ہو اور اس کو دوبارہ take up کیا جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Honourable Zameer Ahmed Malik.

جناب ضمیر احمد ملک: بہت شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ! یہاں war on terrorپر بات ہو رہی ہے۔ War on terror سے اگر ہم پیچھے ہٹیں گے تو ہمارے تعلقات امریکہ سے خراب ہوں گے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 1952-53ء میں یا اس کے بعد ایک وقت تھا کہ خواجہ نظام الدین نے امریکہ جا کر کہا کہ ہمارے پاس گندم نہیں ہے۔ 1965ء میں ہم امریکہ پر تکیہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے، 1971ء میں امریکہ پر تکیہ کر تے رہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امریکہ نے ہمیں ایک فون کر دیا، مجھے یہ بتائیں کہ 1986ء میں CIA کا ایک آفیسر ہندوستان کیوں گئے، وہاں وہ یہ کہنے گئے تھے کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے، جنگ کی طرف مت جانا۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ war on terror سے جب ہم پیچھے ہٹیں گے ، جب ہم اپنی افواج کو وہاں سے واپس بلوا لیں گے تو چائنا کی سرحد بھی ہمارے ساتھ ہے وہاں بھی ایک separates movement چل رہی ہے، جو Muslim Separates Movement ہے۔ اس کا ایک لیڈر کچھ عرصہ پہلے ہماری سرحد کے قریب مارا گیا۔ جب ہم یہاں سے فوج کو ہٹائیں گے تو ظاہر سی بات ہے یہ جہادی اپنی زیادہ توجہ اس سرحد کی

طرف بھی لے جائیں گے کیونکہ چائنا کے xinjiange province میں یہ separates movement چل رہی ہے القاہدہ کا اس میں پورا پورا ہاتھ ہے۔ جب یہاں پر طلعت حسین صاحب بات کر رہے تھے تو میں نے ان سے یہ سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہمارے policy makers کے پاس یہ مسئلہ آیا ہوا ہے کہ اگر فوج کو وہاں سے ہٹایا گیا تو یہ مسئلہ بن جائے گا۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ فوج کو نہیں ہٹا سکتے کیونکہ ہم چائنا سے بھی اپنے relations ختم نہیں کر سکتے ہیں تو بجائے اس کے کہ war on terror پر پیچھے ہٹیں، ہمیں یہ جنگ لڑنی ہو گی، یہ ہماری جنگ ہے ، یہ امریکہ کی جنگ نہیں ہے۔ کیوں؟یہ امریکہ کی جنگ کیوں نہیں ہے، مجھے بتائیں یہ دہشت گرد سکول بھی تباہ کر سکتے ہیں، یہ دہشت گرد کہتے ہیں کہ ہم اپنی state بنائیں گے ۔ ہم سوات کے لوگوں کو دہشت گرد نہیں کہتے وہ شریعت کا مطالبہ کر رہے ہیں اور طالبان بھی دو قسم کے ہیں۔ ہم فوج سے بھی یہ کہتے ہیں کہ آپریشن کرنا ہے تو ٹھیک طرح کرو war on terror پر امداد لےرہے ہو تو ٹھیک طرح کرو۔ آرمی کیا کر رہی ہے ایکpro-Pakistan Taliban ہیں ان کے خلاف آپریشن نہیں ہو رہا ہے، آپریشن ان طالبان کے خلاف ہو رہا ہے جو anti-Pakistan Taliban ہیں۔ مولوی نزیر کے خلاف آپریشن نہیں ہو رہا، بیت اللہ محسود وغیرہ کے خلاف آپریشن ہو رہا ہے۔ فوج کو چاہیے کہ اگر war on terror پر جنگ لڑنی ہے تو تمام طالبان کو ختم کریں نہ pro-Pakistan چاہییں نہ anti-Pakistan چاہییں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Sameer Anwar Butt, he is not here, Honourable Shahbaz Zaheer.

Mr. Shahbaz Zaheer: Thank you very much Honourable Speaker! Much has already been debated on this topic. I would just come straight to some of the recommendations. The external factor i.e., Pakistan U.S.A relations we can talk it about more. Today I would like to assess more on the internal factors what we can do internally within the country i.e., we need to respect the mandate of the people more over to that a political dialogue needs to be geared up if we are sincere to it. We are already into a step towards democratic institution but what’s more important to i.e., we need to strengthen it and that’s the only way how it should favour towards the Pakistan’s strategic interests and more over to that we need to look at the root causes of it, which is actually that the basic necessities on the rights

of the people that are not being provided, that is the root cause. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Waqar Nayyar you have to make some clarifications and if you could kindly answer the question asked by Mr. Usman.

جناب وقارنیئر: جی ٹھیک ہے۔ First of all very quickly answer that question, ہم میں سے بھی کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ aerial bombing کے نتیجے میںcivilian casualties ہوں۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آج وہاں پر foreign element موجود ہے جس کے پاس پیسوں کے صندوقوں کے صندوق بھرے ہوئے ہوں جو کہ نامعلوم کہاں سے آئے ہیں، اگر آپ اس کو وہاں رہنے دیں گے تو کل کو وہ بیس اور لوگوں کو training دے گا اور اگر اب aerial bombing میں پچپن لوگ مرتے ہیں تو کل وہاں پر آٹھ آٹھ سو لوگوں کوذبح کر کے ڈال دے گا۔ پھر آپ کس کے پاس آئیں گے کہ ہمیں بچاؤ، اگر اب یہ expediency نہ کی جائے ہر چیز کا cost benefit analysis ہوتا ہے اور یہ cost benefit analysis بہت detail میں کیا گیا ہے۔ کوئی وجہ ہے جبکہ پاکستان بھی اپنی external sovereignty پر تھوڑا بہت compromise کر رہا ہے کیونکہ اگر اس problem کو آپ نے curtail نہ کیا تو کل کو یہ spiral out of control ہو جائے گا۔ کل اس کو handle کرنا آج سے بھی کئ گنا مشکل ہو جائے گا۔ پھر یہی لوگ جو آج کہہ رہے ہیں کہ بنوں میں ہمارے لوگ مر رہے ہیں کہیں گے کہ ہمیں ان elements سے بچاؤ جو ہمیں پتھر کے زمانے میں دھکیل رہے ہیں، جو ہمیں ذبح کر رہے ہیں اور جو کسی کے کہنے میں نہیں آرہے ہیں۔یہ صورتحال بھی create ہو جائے گی۔

دوسرا important point یہ کہ یہاں پر aerial bombing پر بہت بات کی گئ ہے Resolution کے moversمیں سے کسی نے بھی اس Resolution کے text کے اندر یہ نہیں لکھا کہ وہ ان aerial bombings کو condemn کرتے ہیں یا نہیں کر تے۔ I would like some clarity on this issue you want to talk about it, talk about it openly, if you don't talk about it then no talk about it. Thank you

Mr. Ahmed Noor: Madam my Point of clarification on this topic.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی بولیں آپ۔

جناب احمد نور: وہ مذمت کی بات کر رہے ہیں کہ کسی نے نہیں کی ہے۔ ہم پانچ دنوں سے مذمتی قرارداد لانے کی کافی کوشش کر رہے ہیں لیکن پتا نہیں کہ وہ کون سی forces ہیں جو اس کا راستہ روک رہی ہیں۔

Ch. Usman Ahmed: Point or Order.

Madam Deputy Speaker: Yes Usman Sahib.

جناب چوہدری عثمان: میڈم سپیکر! یہ سوال صرف one liner answer مانگتا کہ وہ کیا revision ہے جو آپ لے رہے ہیں اور اس اونٹ کو کس طرف بیٹھا رہے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: I would request the Foreign Minister to answer that question.

جناب سمیر انور بٹ (وزیر خارجہ): میڈم سپیکر! اس سارے مسئلے کو میں صرف three points پر base کروں گا۔ first of all آپ کی economic situation ہے اس پر، آپ کی foreign policy جتنی dependent ہے اس پر بات ہو گی۔ Secondly, terrorism rise ہونے کی وجہ کیا ہے اور thirdly, کیا ہم ان جہادیوں سے بات کرنے کو تیار ہیں یا نہیں۔ ہماری economyاتنی کمزور ہے کہ اگر ہم کسی اور کی dictation نہ لیں تو ہماری economy چلنے سے انکار کر دیتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ایک dependence خود generate کیا ہے۔ اگر آپ کہیں گے کہ ایک دن کا solution نکالا جائے تو ایسا کو ئی solutionنہیں ہے۔ Over the long run اگر ہم اپنے financial structure پر build up کرتے ہیں اور اپنی financially independence via MNCs, via other industrialization process obtained کرلیتے ہیں تو ہم لوگوں کی foreign policy خود بخود independent ہو جائے گی اس میں سے American element بھی نکل جائے گا اور اس کی dependency پوری دنیا میں پھیل جائے گی۔ جس کا مطلب ہے کہ ہم neutral قسم کی پالیسی بنا پائیں گے۔ Terrorism rise ہونے کی وجہ یہ ہےکہ جب لوگوں کی آواز نہیں سنی جاتی، اب ایک بندہ کچھ کہہ رہا ہے اس کی کوئی political say ہی نہیں ہے تو وہ کیا کرے ، وہ militancy extremist کی طرف resort کرتا ہے۔ اب ہمارے Northern Regions میں یہ ہی مسئلہ چل رہا ہے کہ ان کی political say ختم ہو گئی ہے۔ حکومت ان کی بات سننے کو تیار نہیں ہے، وہ حکومت کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔ اس سے یہ erupt کر رہا ہے۔ ہم نے اس مسئلے کو بہت strategically plan کرنا ہے اور اس مسئلے کو حل کرنا ہے۔

میڈم سپیکر! جہادیوں پر بات کرنے کا مسئلہ یہ تھا کہ جو arms کو lay down کر دیتے ہیں well and good ان سے بات کی جائے لیکن حکومت کی writ کو کسی قسم کا چیلنج نہیں ہونا چاہیے بے شک افواج کو استعمال کرنا پڑے یا نہ کرنا پڑے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: Moeen Sahib due to shortage of time we can not take any clarification, please sit down if the consensus of the House is developed we can take the Resolution to tomorrow as well but because we are out of time we have to end it up here. Yes Mr. Esaam Rehmani Sahib.

جناب محمد احسام رحمانی: میڈم سپیکر! آپ کا شکریہ۔ I heard something to talk about this Resolution پہلی بات یہ کہ میں appreciate کرتا ہوں and I am overwhelmed that Resolution like this has been brought forward to us by the Blue Party. Secondly, میں اس میں یہ چاہوں گا کہ یہ تھوڑی سی وضاحت کر دیں اور add points کر لیں کیونکہ whatever they are saying is conflicting. Thirdly, جناب ضمیر ملک صاحب جو کہ وزیر تعلیم ہیں ان کو respond کرنا چاہ رہا ہوں اور ان کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے جو بات کہی ہے کہ یہ ہماری جنگ ہے، اس میں یہاں پر تھوڑا سا اس ایوان کی توجہ کے لیے ایک چیز لانا چاہ رہا ہوں، میرے ہاتھ میں اس وقت one of the leading newspaper of Pakistan اور میں 25th September, 2008 کا issue پڑھ کر بتا رہا ہوں جہاں پر ایک heading میں لکھا ہوا we are in a state of war. میں اس event کے بارے میں بتا دوں ہمارے صدر جناب آصف علی زرداری صاحب نیویارک گئے ہوئے ہیں اور یہ خبر 24th September, 2008 ہے۔ I quote "He says we have to increase the appetite for the acceptance of that we are in a state of war." Now I will repeat for those who did not listen to me that we have to increase the appetite of the acceptance of that we are in a state of war. Now what this means is that ہم نے لوگوں کو بتانا ہے کہ we are in a state of war حالانکہ وہ اس کو accept نہیں کررہے کہ یہ ہماری جنگ ہے، پہلی بات اور دوسری بات یہ کہ ہم آپ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ There is two points جو وہ یہاں پر clearly mention کر رہے ہیں۔ اگر آپ اسی اخبار کے main heading page کو کھولتے ہیں تو اس میں کچھ

سات سے آٹھ خبریں ہیں اور سات سے آٹھ خبریں اس طرح کی باتیں کرتیں ہیں وہی جو یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ جنگ ہماری کہلائی جائی this would be our strategic interest اس کو follow کرتی ہیں۔ پہلی خبر یہ کہتی کہ security agencies ask to get their apt together دوسری خبر یہ کہتی ہے کہ three brothers are executed in WANA. چوتھی کہتی ہے کہ 34 dies in severe Bajour clashes. آپ یہ دیکھیں کہ ہر خبر اس point کو achieve کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ کسی طریقے سے ہم لوگ اس چیز پر پہنچ جائیں کہ یہ جنگ ہماری ہے۔ میں اس ایوان سے پوچھتا ہوں کہ اسی اخبار میں یہ جو بچی ہے یہ ہماری بیٹی، بہن ہے is she a terrorist? Is she a terrorist? یہ جنگ ہماری کبھی تھی ہی نہیں۔ کیا یہ اس معصوم بچی کی جنگ ہے۔ اس طرح کی باتیں نہیں ہونی چاہییں تھیں۔ یہ جو Resolution لے کر آئے ہیں میں اس بارے میں اتنا overwhelmed تھا اور میں نے کہا کہ شکر ہے ہم لوگ بھی اس بات کو realize کر رہے ہیں کہ کیا یہ جنگ ہماری ہے۔ یہ تو سارا ایک artificial flaw ہے جو ہمیں بتانے کی کوشش کر رہا ہے یہ جنگ لڑو، یہ آپ کی جنگ ہے۔ حالانکہ یہ جنگ نہ کبھی ہماری تھی، نہ ہے اور نہ کبھی ہو گی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Mr. Esaam Rehmani. Actually none of the movers of the Resolution claimed that and everybody has his/her right Mr. Zameer has own opnion regarding it and I would just ask the Youth Prime Minister if he wants to take it for tomorrow for more debate or we just pass it on.

جناب احمد علی بابر (وزیراعظم): شکریہ میڈم سپیکر! اس سے پہلے کہ یہ Resolution House کے سامنے voting کے لیے رکھی جائے یہاں پر کچھ باتیں واضح کرنا ضروری ہیں۔ ہم لوگوں نے militants کے ساتھ negotiate کرنے کی بات کی۔ جہاں تک جناب ضمیر صاحب یا پارٹی کے دوسرے ممبران نے کہا کہ یہ ہماری جنگ ہے تو ہماری جنگ کا مطلب یہ تھا کہ ہم نے اپنی جنگ غربت اور افلاس کے خلاف جنگ لڑنی ہے، ان لوگوں کے خلاف جو ان غریب لوگوں جس طرح احسام رحمانی نے وہ تصویر دکھائی، ان لوگوں کے خلاف جو سوات کے چوکوں میں لا کر ذبح کر دیتے ہیں، ان لوگوں کے خلاف ہم نے جنگ لڑنی ہے تاکہ یہ لوگ امن و خوشحالی کے ساتھ پاکستان میں زندہ رہ سکیں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

ہماری جنگ ان foreign elements کے خلاف ہے جو پاکستان میں stability نہیں دیکھنا چاہتے تو یہ ہے ہماری جنگ، ہماری جنگ کبھی بھی پاکستان کے عوام کے خلاف نہ ہی

رہی ہے اور نہ ہی اس Resolution کے movers کا motives نہ ڈھکے چھپے الفاظ میں رہا ہے اور نہ وہ openly اس بات کے بارے میں کوئی بات کریں بلکہ ہماری جنگ تو ان elements کے بارے میں ہے جن کے بارے میں، میں نے بات کی ہے۔ اس بات کو appreciate کرنا چاہیے کہ کبھی بھی ہمارے ایوانوں میں تو یہ بات ہوئی ہی نہیں کہ امریکہ کے تعلقات کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے اوپر جو policy impose ہوتی ہے کم از کم آج اس پر بات تو ہوئی ہے ۔ اگر آج اس پر بات ہوئی ہے تو کل یہ policy change ہو گی اور انشاء اللہ اپنی عوام کے ساتھ مل کر رہیں گے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں چونکہ ایوان میں consensus developed ہو چکا ہے ، ہم نے define کر لیا ہے کہ ہماری جنگ کن کے خلاف ہے تو اس Resolution کو ایوان کے سامنے voting کے لیے رکھا جائے تاکہ ہم اس پر voting کروا سکیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, before I put the Resolution to the House I would just need to clarify one thing that if a consensus is derived by the whole Youth Parliament on something، it will give a great impact to all the people who will get to know about it. Whenever we put the Resolution to the House there just probably one or two people who make noises out of it and because of them we can not unanimously adopt the Resolution. This forum is a very serious forum, its not about jokes and if you give a message out to the youth there, to the world out there that we at least the youth of Pakistan is unanimous about something, it will give a great and lasting impression.

Now I put the Motion to the House it has been moved that "this House believes that our relationship with U.S.A vis-à-vis the war on terror should be reviewed in light of pakistan's strategic interest, furthermore, the government must seek to negotiate with all militant elements ready to lay down arms, so, that the military deployment can be gradually reduced".

(Then the Motion was adopted unanimously)

Madam Deputy Speaker: The House stands adjourned to meet again on 22nd February, 2009 on Sunday at 10:00 a.m.

(The House was then adjourned to meet again on 22nd February, 2009 at 10:00 a.m.)